من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين

فقہ
(المختصر)

مؤلف

حافظ محمد مدثر نعیمی

ناشر

کنز الایمان سوسائٹی لاہور

نوٹ

یہ کتاب محمد طارق فاروقی رضوی

ڈائریکٹر نیٹ لنک سسٹم لاہور

نے آٹھویں سالانہ محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

منعقدہ 26 فروری 2010ء بروز ہفتہ

مکان نمبر 57 گلی نمبر 2 مدینہ کالونی نزد مین روڈ

اکرم پارک شادباغ لاہور کے موقع پر شائع کی۔

کاش ہر محفل کروانے والا ایسا کرے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ

اُن کے سیئات کو حسنات میں تبدیل کرے آمین

محمد نعیم طاہر رضوی

صدر کنزالایمان سوسائٹی لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین

فقہ (المختصر)

مولف

حافظ محمد مدثر نعیمی

ناشر

کنز الایمان سوسائٹی لاہور

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نشانِ منزل

حضرت علامہ محمد منشاء تابش قصوری (مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

فَلَوۡلَا نَفَرَ مِنۡ كُلِّ فِرۡقَةٍ مِّنۡهُمۡ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوۡا فِى الدِّيۡنِ

(سورۃ توبہ، آیت 122)

فقہ، قرآن وحدیث کی تشریح وتوضیح سے عبارت ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اہلِ علم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جو دینی مسائل وامور کی وضاحت کرتی رہے''۔

چنانچہ منشائے خداوندی کے تحت آئمہ اربعہ نے اس جانب پوری پوی توجہ فرما کر امت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء کے لئے مسائل دینیہ کی اس شان سے وضاحت فرمائی کہ قیامت تک پیش آنے والی مشکلات کو آسانی سے حل فرمادیا۔

پیش نظر نہایت عمدہ تصنیف لطیف جسے مولانا حافظ محمد مدثر نعیمی صاحب زید مجدہ فاضل جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور نے متعدد موضوعات پر فقہی مسائل تحریر فرما کر ملت اسلامیہ کی بہترین خدمت سر انجام دی ہے۔

علمی وقلمی ذوق کی معروف شخصیت محترم المقام مکرم جناب محمد نعیم طاہر رضوی مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''کنزالایمان'' لاہور سے اتفاقاً ایک تقریب سعید میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ باتوں باتوں میں موصوف نے اپنے آئندہ لائحہ عمل سے پردہ اٹھاتے ہوئے فرمایا کہ کنزالایمان کا ایک ضخیم وعظیم نمبر حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کی ذات ستودہ صفات پر ترتیب دیا جارہا ہے۔ جسے جلد ہی منصۂ شہود پر لایا جائے گا۔ ان شاءاللہ العزیز۔

نیز ساتھ ہی پیش نظر کتاب مستطاب ''فقہ'' مختصر کا کمپوز شدہ مسودہ دکھایا۔ دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا۔

حضرت مولانا علامہ محمد مدثر نعیمی صاحب نے خاصی محبت اور محنت سے اس کتاب کو مرتب فرمایا ہے۔ آسان ترین اور عام فہم بنانے کے لئے سوال و جواب کی راہ اختیار کی۔ تاکہ قارئین کرام سہل طریقہ سے استفادہ کرسکیں۔

دعا مع اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ بجاہ حبیبہٖ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہ وبارک وسلم اسے قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔ اور موصوف کے قلم کو مزید جولانیاں عطا کرے۔

آمین، ثم آمین

فقط

محمد منشاء تابش قصوری

16 ربیع الاوّل 1432ھ

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدللہ رب العٰلمین ۔ والعاقبۃللمتقین ۔ والصلوۃوالسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

من یرداللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین،،

اللہ تعالیٰ جس آدمی سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔

سوال ۔فقہ کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب ۔فقہ کا لغوی معنی جاننا اور سمجھنا ہے۔

سوال ۔فقہ کا اصطلاحی معنی کیا ہے؟

جواب ۔امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت علیہ الرحمۃ نے فقہ کی اصطلاحی تعریف یوں بیان فرمائی ہے کہ

حلال وحرام اور جائز و ناجائز کو جاننے کا نام فقہ ہے۔

سوال ۔علم فقہ کا موضوع کیا ہے؟

جواب ۔فقہ کا موضوع مکلف کا فعل ہے۔یعنی اس علم میں عاقل و بالغ مسلمان کے فعل کے بارے میں بحث کی جاتی ہے کہ اس پر یہ فعل فرض ہے یا واجب۔حلال ہے یا حرام۔مستحب ہے یا مکروہ

سوال ۔علم فقہ کی غرض وغایت کیا ہے؟

جواب ۔فقہ کی غرض وغایت دنیا وآخرت کی نیک بختی حاصل کر کے دونوں جہان میں کامیابی حاصل کرنا ہے۔

سوال ۔علم فقہ کے مآخذ کیا ہیں؟

جواب ۔فقہ کے مآخذ چار ہیں۔

1۔ کتاب اللہ۔ یعنی قرآن مجید

2۔ حدیث۔ یعنی سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

3۔ اجماع امت

4۔ قیاس شرعی

نوٹ۔ان کو اصول فقہ بھی کہتے ہیں۔

یہ خیال رہے کہ یہاں کتاب سے مراد پورا قرآن پاک نہیں ہے بلکہ قرآن کریم کی وہ پانچ سو آیات مراد ہیں جن پر احکام شرعیہ کی بنیاد ہے۔اسی طرح سنت سے مراد حدیث کا پورا ذخیرہ نہیں ہے بلکہ تین ہزار احادیث مراد ہیں۔یہی مقدار احکام کی اساس اور بنیاد ہے۔اجماع سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا اجماع ہے اور امت سے مراد امت کے مجتہدین ہیں۔اور قیاس سے مراد قیاس شرعی ہے۔قیاس عقلی یا لغوی یا شبہی مراد نہیں ہے۔

سوال۔قیاس شرعی کیا ہے؟

جواب۔قیاس شرعی وہ قیاس ہے کہ جو کتاب اللہ یا حدیث رسول یا اجماع سے ماخوذ ومستنبط ہو۔

نوٹ۔وہ حضرات جو اصول فقہ سے مسائل استنباط کرتے ہیں ان کو مجتہدین کہتے ہیں۔

سوال۔آئمہ مجتہدین کتنے اور کون سے حضرات ہیں؟

جواب۔آئمہ مجتہدین چار ہیں۔

1۔ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت علیہ الرحمۃ۔

2۔ امام مالک ابوعبداللہ مالک بن انس علیہ الرحمۃ۔

3۔ امام شافعی ابوعبداللہ محمد بن ادریس علیہ الرحمۃ۔

4۔ امام احمد ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل علیہ الرحمۃ۔

نوٹ۔یہ اہل سنت وجماعت کے امام ہیں۔

اسی لئے ان آئمہ کرام کی نسبت سے یوں کہا جاتا ہے۔

i۔ فقہ حنفی ii۔ فقہ شافعی iii۔ فقہ مالکی iv۔ فقہ حنبلی

ہم امام اعظم ابو حنیفہ کی تقلید کرتے ہیں۔اس لئے ہم حنفی مذہب والے کہلاتے ہیں۔

سوال۔تقلید کا لغوی واصطلاحی معنی کیا ہے؟

جواب۔ تقلید کا لغوی معنی گردن میں پٹا ڈالنا ہے۔

اور اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ کسی کے قول و فعل کو سمجھتے ہوئے دلیل جانے بغیر اس کی پیروی کرنا۔

سوال۔ تقلید کیوں ضروری ہے؟

کسی بھی تعلیم یا ہنر کے حصول کے لئے اساتذہ یا اس فن کے ماہرین کے پاس جانا پڑتا ہے۔ مثلاً

قرآن و حدیث کو سمجھنے کے لئے مفسر و محدث کی ضرورت ہے۔

اسی طرح فقہ کو سمجھنے کے لئے فقیہ کی ضرورت ہے۔

انگلش سیکھنے کے لئے انگلش ماسٹر کی ضرورت ہے۔

سائنس سیکھنے کے لئے سائنسی ٹیچر کی ضرورت ہے۔

موٹر مکینک بننے کے لئے اس کے ماہر کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا۔

فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾

ترجمہ کنزالایمان: ''اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں''۔

(پارہ 14، سورۃ النحل، آیت 43)

اہلِ علم سے سوال کرنا اور ان کے جواب پر عمل کرنا ہی تقلید کہلاتا ہے لہذا تقلید ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ

ترجمہ کنزالایمان: ''اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں''۔ (پارہ 5، سورۃ النساء، آیت 59)

حکم والے حضرات سے مراد علماء کرام فقہاء کرام اور مسلمان حاکم ہیں۔ اور فقہ کے علماء مجتہدین چار ہیں۔

i۔ امام اعظم ii۔ امام شافعی iii۔ امام مالک iv۔ امام احمد

معلوم ہوا کہ ان چاروں میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے۔ لہذا ہم امام اعظم ابوحنیفہ علیہ

الرحمۃ کی تقلید کرتے ہیں۔

سوال۔ان چاروں آئمہ کرام سے پہلے کسی صحابی کا نام کیوں نہیں لیتے کیا کوئی صحابی مجتہد نہیں تھا؟

جواب۔تمام صحابہ کرام مجتہد ہیں لیکن ان کو اجتہاد کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ وہ یہ نہیں دیکھتے تھے کہ کیا فرض ہے اور کیا واجب بلکہ وہ جیسا آپ ﷺ کو کرتے دیکھتے ویسا ہی خود کیا کرتے تھے۔اگر کوئی مسئلہ ہوتا تو آپ ﷺ سے پوچھ لیا کرتے اور جس بات سے آپ ﷺ منع کرتے وہ رک جایا کرتے ۔پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں مصروفیت بڑھنے لگی اور اسلام دور دور تک پھیلنے لگا اور نئی نسل کے سوال وجواب شروع ہو گئے لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے پوچھتے اور عمل کرتے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد چونکہ اسلام دور دور تک پہنچ چکا تھا تو لوگوں تک اسلام کو پہنچانے کے لئے اور قیامت تک آنے والی نسل تک دین پہنچانے کے لئے آئمہ مجتہدین نے یہ ضرورت محسوس کی کہ قرآن وحدیث تو بہت گہرے سبق ہیں لوگوں کو اللہ کے احکام کیسے معلوم ہوں گے تو کیوں نہ اللہ تعالی کی دی ہوئی توفیق سے یہ کام سرانجام دیا جائے تو انہوں نے ہم پر مہربانی کرتے ہوئے اس علم فقہ کو مدون کیا۔اللہ تعالی ان کی قبور پر کروڑ ہا رحمتوں کا نزول فرمائے۔آمین

سوال۔ہم قرآن وحدیث کو چھوڑ کر فقہ کی پیروی کیوں کرتے ہیں؟

جواب۔ اس کے دو جواب ہیں۔

فقہ کسی کی خود گھڑی ہوئی نہیں ہے بلکہ اس کو قرآن وحدیث سے اخذ کیا گیا ہے۔جیسا کہ آپ پہلے یہ جان چکے ہیں کہ فقہ کے چار اصول ہیں۔

1۔ قرآن 2۔ حدیث

3۔اجماع امت 4۔ قیاس

معلوم ہوا کہ ان چاروں آئمہ میں سے کسی بھی امام کی فقہ پر عمل کرنا قرآن وحدیث پر عمل کرنا ہے۔تو قرآن وحدیث کو چھوڑنا کیسے لازم آیا۔

دوسرا جواب۔

قرآن وحدیث سے مسائل اخذ کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔

امام بخاری امام مسلم امام ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ نسائی دارمی طحاوی وغیرہ رحمہم اللہ تعالی کسی نہ کسی

امام کے مقلد ہیں۔ جب ایسے پایہ کمال کے علم والے تقلید کے محتاج ہیں تو ہم لوگ قرآن کی کوئی آیت یا کسی حدیث کو لے کر کوئی مسئلہ کیسے اخذ کر سکتے ہیں۔

حالانکہ اجتہاد کا دروازہ بند نہیں ہوا قیامت تک کھلا رہے گا لیکن ہمارے چار آئمہ کے بعد آج تک کوئی بھی مجتہد کے درجے تک نہیں پہنچا۔

اعتراض۔ امام اعظم جن احادیث سے مسائل استنباط کرتے ہیں وہ ضعیف ہوتی ہیں۔

جواب۔ یہ اعتراض علم حدیث سے جہالت پر مبنی ہے۔

صحابہ کرام کے زمانے میں کوئی بھی حدیث ضعیف معلل یا شاذ وغیرہ نہیں تھی بلکہ سب صحیح کے درجے میں تھیں۔ کیونکہ حدیث کا ضعیف ہونا راوی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

امام اعظم تابعی ہیں اور آپ کے پاس جو احادیث پہنچی ہیں وہ کسی صحابی یا کسی ایک تابعی کے واسطے سے ہیں۔ لہذا آپ نے صحیح احادیث کو ہی اپنایا ہے۔ لیکن بعد والوں کے پاس احادیث کئی واسطوں سے پہنچی ہیں اس لئے معترض کو وہ ضعیف نظر آتی ہیں۔ تو امام اعظم کے زمانے میں ان احادیث کو ضعیف کیسے کہا جا سکتا ہے۔

حصہ اول

کتاب الطہارۃ

پانی کا بیان

طہارت کے اعتبار سے پانی کی اقسام:۔

طہارت کے اعتبار سے پانی کی پانچ قسمیں ہیں۔

مآء مطلق:۔

پاک ہے پاک کرنے والا ہے اور مکروہ نہیں۔ یہ مطلق پانی ہے جیسے نلکے کا پانی۔

مآء مکروہ:۔

پاک ہے پاک کرنے والا ہے لیکن مکروہ ہے۔ یہ وہ پانی ہے جس سے بلی یا اس جیسے جانور نے پیا ہو اور وہ قلیل ہو۔

مآء مستعمل:۔

پاک ہے لیکن پاک نہیں کرتا۔ یہ وہ پانی ہے جو حدث کو دور کرنے یا حصول ثواب کے لئے استعمال کیا گیا ہو۔ مثلاً وضو ہونے کے باوجود ثواب کی نیت سے دوبارہ وضو کیا جائے۔

مآء نجس:۔

ناپاک پانی۔ یہ وہ پانی ہے جس میں نجاست گر جائے اور وہ ٹھہرا ہوا قلیل پانی ہو۔

سوال:۔ قلیل و کثیر پانی کیا ہوتا ہے؟

جواب:۔ قلیل پانی وہ ہوتا ہے جو دس در دس سے کم ہو۔ اس میں گرنے والی نجاست ظاہر نہ بھی ہو پھر بھی ناپاک ہوگا۔ کثیر پانی وہ ہوتا ہے جو دس در دس ہو یا وہ پانی جاری ہو۔ اگر اس میں گرنے والی نجاست کا اثر ظاہر ہو جائے تو پھر پانی ناپاک ہوگا ورنہ نہیں۔ نجاست کا اثر' ذائقہ' رنگ اور بو ہے۔

مآء مشکوک:۔

ایسا پانی جس کے پاک ہونے میں شک ہو۔ یعنی یہ معلوم نہیں کہ یہ پانی پاک ہے کہ نہیں۔ یہ وہ پانی ہے جس سے گدھے یا خچر نے پیا ہو۔

نوٹ:۔ اگر مشکوک پانی کے علاوہ نہ پائے تو اس کے ساتھ وضو کرے اور تیمم بھی کرے پھر نماز پڑھے۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔ پانی میں کوئی بہنے والی پاک چیز مل جائے تو اس ملنے والی چیز کے تین وصف ہوں۔ ذائقہ‘ رنگ اور بو جیسے سرکہ وغیرہ تو تین میں سے کوئی دو وصف ظاہر ہو جائیں تو وضو نہیں ہوگا۔

اگر اس ملنے والی چیز کے دو وصف ہوں۔ ذائقہ اور رنگ جیسے دودھ وغیرہ تو دو میں سے ایک وصف ظاہر ہو جائے تو وضو نا جائز ہوگا۔

اگر اس ملنے والی چیز کا کوئی وصف نہ ہو جیسے مستعمل پانی تو پھر وزن کا اعتبار ہوگا۔ اگر مطلق پانی زیادہ ہو تو وضو جائز ہوگا اور اگر مستعمل پانی زیادہ ہو تو نا جائز ہوگا۔

مسئلہ نمبر 2۔ مستعمل پانی کو پاک کرنے والا بنانے کے لئے اس پانی میں اس سے دوگنا مطلق پانی ملا دیا جائے تو اس سے پاکی حاصل کی جاسکتی ہے۔ یا اس مستعمل پانی کو نلکے کے نیچے رکھ کر پانی کھول دیا جائے اور پانی برتن کے کناروں سے بہنا شروع کر دے تو جاری پانی کے حکم میں ہو جائے گا۔ یعنی وہ پانی پاک کرنے والا بن جائے گا۔ ادھر پانی کناروں سے بہتا رہے ادھر آپ پاکی حاصل کرنے کے لئے استعمال کرتے جائیں۔ یہ طریقہ کپڑے نکھارتے وقت استعمال کرنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر 3۔ ٹینکی میں چوہا‘ چھپکلی‘ مرغی یا بلی وغیرہ گر کر مر جائے تو اس میں سے مردار کو نکال کر سارا پانی نکال دیا جائے۔

مسئلہ نمبر 4۔ پانی میں گرا ہوا جانور مردہ حالت میں ملا اور یہ بھی معلوم ہے کہ کس وقت وہ پانی میں گرا تھا تو جس وقت وہ گرا تھا اس کے بعد اس پانی سے وضو کر کے جتنی نمازیں پڑھی ہیں وہ تمام نمازیں لوٹائی جائیں اور اس دوران جو کپڑا اس سے دھویا گیا دوبارہ دھویا جائے۔ اگر غسل کیا تھا تو دوبارہ غسل کیا جائے۔

مسئلہ نمبر 5۔ پانی میں گرا ہوا جانور مردہ حالت میں ملا اور اس کے گرنے کا وقت معلوم نہیں ہے کہ کس

وقت وہ گرا تھا تو پھر اس کی دو صورتیں ہیں

اگر جانور پھولا ہوا ہو یا پھٹا ہوا تو تین دن رات سے پانی ناپاک شمار ہوگا اور اگر جانور پھولا ہوا نہیں ہے تو ایک دن رات سے پانی ناپاک شمار ہوگا۔ وقت شمار کر کے نمازوں کا اعادہ کیا جائے۔ اگر غسل کیا تھا تو دوبارہ کیا جائے اور جو کچھ دھویا ہے اسے دوبارہ دھویا جائے۔

وضو کا بیان

فرائض وضو

وضو کے چار فرض ہیں

1۔ ''چہرہ دھونا'' لمبائی میں اس کی حد پیشانی کی ابتداء سطح سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک ہے اور چوڑائی میں اس کی حد ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک ہے۔

2۔ ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا

3۔ چوتھائی حصے سر کا مسح کرنا

4۔ پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا

طریقہ وضو :۔

وضو کرنے سے پہلے دو چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے :۔

1۔ اعضاء وضو پر کوئی ایسی شے نہ لگی ہو جس کے نیچے پانی نہ پہنچتا ہو۔ مثلاً نیل پالش، خضاب، موم، چربی، گوندھا ہوا آٹا ناخنوں میں پھنسا ہوا ہو، چوڑیوں کا پارہ، رنگ وغیرہ۔ اگر کوئی ایسی شے ہو جس کے نیچے پانی نہیں جاتا تو وہ اعضاء وضو سے دور کر لی جائے ورنہ وضو نہیں ہوگا۔

2۔ وضو شروع کرتے وقت پہلے ہاتھ پانی میں نہ ڈالے مطلب یہ ہے کہ اگر پانی کسی ٹب میں ہے تو اس پانی میں ہاتھ نہ ڈالے جائیں۔ پہلے تین مرتبہ ہاتھ دھو لئے جائیں پھر پانی میں ہاتھ ڈالا جائے۔ کسی برتن کے ساتھ ٹب سے پانی نکال کر پہلے دایاں ہاتھ دھویا جائے پھر بایاں ہاتھ دھویا جائے۔

’’وضو کا مسنون طریقہ‘‘

سب سے پہلے وضو کی نیت کرے، وضو کی نیت یہ ہے کہ دل میں ارادہ کرے کہ میں طہارت حاصل کرنے کے لئے وضو کررہا ہوں یا کررہی ہوں۔

وضو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ والحمد للہ پڑھے پھر تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے اور مسواک کرے پھر تین بار کلی کرے، تین بار ناک میں پانی ڈال کر اچھی طرف صاف کرے۔ کلی کرتے وقت پانی حلق تک پہنچے اور ناک میں نرم ہڈی تک پانی پہنچایا جائے۔ پھر تین بار چہرہ دھوئے، اور ساری داڑھی کو بھی تر کرے (نوٹ:۔ جس آدمی کی گھنی داڑھی ہو اس کو داڑھی کے اندر جلد تک پانی پہنچانا فرض نہیں اور جس کی داڑھی گھنی نہ ہو اس کو داڑھی کے اندر جلد تک پانی پہنچانا ضروری ہے پھر مکمل چہرہ دھو کر دائیں ہاتھ سے پانی داڑھی کے نیچے لگا کر انگلیوں سے داڑھی کا خلال کرے) پھر تین بار دایاں بازو اور پھر تین بار بایاں بازو کہنیوں سمیت دھوئے۔ پھر دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کے درمیان خلال کرے اور پھر بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے درمیان خلال کرے۔ پھر ہاتھوں کو نیا پانی لگا کر سر کا مسح کرے۔ مسح یوں کرے کہ دونوں ہاتھوں کا انگوٹھا اور اس کے ساتھ والی انگلی کے علاوہ باقی تین تین انگلیوں کے ساتھ سر کے شروع کے حصے پر آگے سے پیچھے تک مسح کر کے پھر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے سر کی دونوں طرفوں پر پیچھے سے آگے کی جانب مسح کرے۔ اگر عورت یوں نہ کر سکے تو اپنے دونوں ہاتھوں سے پورے سر کو گھیر کر مسح کرلے۔ پھر انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سے کان کے اندر کے حصوں کا مسح کرے اور انگوٹھے سے کان کے باہر یعنی پچھلی طرف کا مسح کرے۔ پھر تین بار دایاں پاؤں ٹخنوں سمیت دھو کر بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے انگلیوں کا خلال کرے اور پاؤں کی چھنگلی سے خلال شروع کر کے انگوٹھے تک آئے۔ پھر تین بار بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت دھو کر بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے انگلیوں کا خلال کرے اور انگوٹھے سے خلال شروع کر کے چھنگلی پر ختم کرے۔

اب کھڑے ہو کر آسمان کی جانب منہ کر کے یہ کلمات طیبات پڑھے

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین۔

سبحانك اللھم و بحمدك اشھد ان لا الہ الا انت استغفرك و اتوب

الیك ° اور دو رکعت نفل۔

نوٹ :۔ وضو کرتے وقت خیال رکھا جائے کہ کوئی حصہ ذرا بھی خشک نہ رہ جائے ورنہ وضو نہیں ہو گا اور قبلہ کی جانب منہ کر کے اونچی جگہ پر بیٹھ کر بات کئے بغیر وضو پے در پے کر لیا جائے۔یعنی ایک عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا اعضو دھو لیا جائے اور وضو کے درمیان کلمہ شہادت پڑھتا جائے۔اگر دعائیں یاد ہوں تو دعائیں پڑھی جائیں۔ پانی زیادہ استعمال نہ کرے۔اسراف سے بچے۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔اگر وضو نہ ہو تو نماز' سجدہ تلاوت' نماز جنازہ اور قرآن کریم کو چھونے کے لئے (چاہے ایک ہی آیت ہو) وضو کرنا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر 2۔طواف کرنے کے لئے وضو کرنا واجب ہے

مسئلہ نمبر 3۔جنبی آدمی (مرد یا عورت) کھانے پینے اور جماع سے پہلے وضو کر لے کہ یہ مستحب ہے۔اسی طرح حیض و نفاس والی عورت کھانے پینے اور دیگر خانگی امور سے پہلے وضو کر لے کہ یہ بھی مستحب ہے۔

نواقض وضو:۔

نو چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

1۔ جو چیز سبیلین سے نکلے وہ ناقض وضو ہے۔یعنی دو راستوں سے جو کچھ بھی نکلا اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

2۔ جسم کے کسی حصے سے خون نکلے اور بہہ جائے۔

3۔ جسم کے کسی حصے سے پیپ نکلے اور بہہ جائے۔

4۔ منہ بھر کر قے آنے سے۔منہ بھر کر قے وہ ہوتی ہے جس کو تکلف کے بغیر روکا نہ جا سکے۔

5۔ وہ نیند جس میں مقعد کو زمین پر قرار حاصل نہ ہو۔جیسے کروٹ کے بل سونا یا تکیہ لگا کر سونا کہ تکیے کو دور کیا جائے تو آدمی گر پڑے لیکن قیام' رکوع' سجدہ اور تشہد میں سونے سے وضو نہیں

ٹوٹتا جبکہ اپنی حالت پر قائم رہے اگر گر پڑے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

6۔ بے ہوشی، نشہ وغیرہ

7۔ جنون

8۔ رکوع وسجود والی نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

9۔ مباشرت فاحشہ ناقض وضو ہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔ دکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے وہ ناقض وضو ہے۔

مسئلہ نمبر 2۔ تھوک کے ساتھ خون نکلا اگر وہ خون تھوک پر غالب ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن اگر تھوک غالب ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ نمبر 3۔ سبیلین کے علاوہ جسم کے کسی حصے سے خون نکلا اور بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ یہی حکم پیپ کا ہے۔

مسئلہ نمبر 4۔ وضو کے درمیان اگر نواقض وضو میں سے کوئی وضو توڑنے والی چیز لاحق ہو تو پھر نئے سرے سے وضو کرے کہ جو کچھ دھویا تھا بے دھلا ہو گیا۔ اگر پانی چلو میں ہے تو وہ پانی بھی پھینک دے وہ مستعمل بے کار ہو گیا۔

مسئلہ نمبر 5۔ جو باوضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو اس کو وضو کرنے کی ضرورت نہیں لیکن وضو کر لینا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر 6۔ اگر بے وضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو کیا یا نہیں تو وہ اپنے آپ کو بے وضو سمجھے۔ اس پر وضو کرنا ضروری ہے۔

غسل کا بیان

فرائض غسل :۔

غسل کے تین فرض ہیں

1۔کلی کرنا:۔کلی کرتے وقت پانی کا حلق تک پہنچانا ضروری ہے اور منہ کے اندر ہر ہر جگہ پانی کا پہنچانا ضروری ہے اس لئے غرارہ کرے اور خوب مبالغہ کرے۔

2۔ناک میں پانی ڈالنا:۔ناک میں نرم ہڈی تک پانی پہنچانا ضروری ہے اچھی طرح صاف کر کے خوب مبالغہ کرے۔

3۔سارے جسم کو سر سے لے کر پاؤں تک دھونا:۔سارے جسم کو ہاتھ سے مل کر دھوئے کہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

''طریقہ غسل''

غسل کرنے سے پہلے تین چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

1۔ جسم کے کسی حصے پر کوئی ایسی شے نہ لگی ہو کہ جس کے نیچے پانی نہ پہنچتا ہو۔مثلاً نیل پالش' خضاب' موم و چربی' چوڑیوں کا پارہ اور رنگ وغیرہ۔ اگر کوئی ایسی شے ہو جس کے نیچے پانی نہیں جاتا تو وہ دور کر لی جائے ورنہ غسل نہیں ہوگا۔اور دانتوں کے اندر بھی کوئی چیز پھنسی ہوئی ہو تو اس کو نکال دیا جائے۔یہ احتیاطیں بہت ضروری ہیں۔

2۔ جس ٹب سے غسل کرنا ہے اس میں ہاتھ دھونے سے پہلے نہ ڈالے جائیں ورنہ پانی مستعمل ہو جائے گا اور غسل نہیں ہوگا۔لہذا پہلے کسی برتن کے ساتھ پانی باہر نکال کر دائیں ہاتھ کو دھویا جائے اور پھر بائیں ہاتھ کو دھویا جائے۔دونوں ہاتھ تین بار دھوئے جائیں۔

3۔ غسل خانے سے باہر غسل کی نیت کرے یعنی دل میں ارادہ کرے۔طہارت حاصل کرنے کے لئے غسل کر رہا ہوں۔اور نیت کر کے یہ پڑھے ''بسم اللہ والحمد للہ'' اور پھر غسل خانے میں داخل ہو۔

غسل کا مسنون طریقہ:۔

سب سے پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر استنجاء کرے اس کے بعد جسم پر اگر کوئی

نجاست لگی ہوتو اس کو دھوئے۔ پھر سنت کے مطابق مکمل وضو کرے۔ جیسا کہ نماز کے لئے کیا جاتا ہے اور وضو کرتے وقت کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں خوب مبالغہ کرے جیسا کہ فرائض غسل میں بیان کیا گیا ہے۔ اگر غسل خانے میں پانی ٹھہرتا ہو تو پاؤں غسل کے آخر میں دھوئے لیکن اگر پانی غسل خانے میں نہیں ٹھہرتا جیسا کہ ہمارے زمانے میں ہے تو وضو میں پاؤں بھی دھوئے۔ پھر سر پر پانی بہائے تین مرتبہ اور ہاتھ کے ساتھ ملتا جائے۔ تا کہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔ کانوں سے یا بالوں سے یا گردن سے۔ پھر تین مرتبہ دائیں کندھے پر پانی بہائے اور ہاتھ کے ساتھ ملتا جائے اور پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر پانی بہائے اور ہاتھ کے ساتھ ملتا جائے۔ سارا جسم پانی کے ساتھ تر ہو جائے کوئی جگہ خشک نہ رہے ورنہ غسل نہیں ہوگا۔ غسل کرنے کے بعد غسل خانے سے باہر آکر کلمات طیبات پڑھے جو وضو کے بعد پڑھتے ہیں۔

اور دو رکعت نفل۔

نوٹ:۔ غسل کرتے وقت کوئی کلام پاک نہ پڑھے اور قبلہ کی جانب منہ بھی نہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔ بعض خواتین حیض ونفاس سے فارغ ہو کر غسل کے دوران کلمہ پڑھتی ہیں یہ غلط بلکہ گناہ ہے۔

موجبات غسل:۔

جن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے وہ پانچ ہیں

1۔ انزال منی:۔ مرد یا عورت سے شہوت کے ساتھ کود کر منی کا نکلنا۔

2۔ جماع:۔ ایک شرمگاہ کا دوسری شرمگاہ میں داخل ہونا۔ چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔

3۔ احتلام:۔ سو کر اٹھنے کے بعد منی کا پایا جانا۔

مندرجہ بالا تین چیزیں مرد و عورت دونوں کے لئے یکساں ہیں اور ان اسباب کو جنابت کہتے ہیں۔ اگلی دو چیزیں صرف عورت کے ساتھ خاص ہیں۔

4۔ حیض سے فارغ ہونا

5۔ نفاس سے فارغ ہونا

نوٹ:۔ مذی اور ودی سے غسل فرض نہیں ہوتا لیکن وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔ جمعہ، عیدین، احرام اور عرفہ کے لئے غسل کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ نمبر 2۔ میت کو غسل دینا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر 3۔ کافر جب مسلمان ہو اور جنبی نہ ہو تو اس کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر 4۔ اگر منی پتلی پڑ گئی کہ پیشاب کے وقت یا ویسے ہی شہوت کے بغیر کچھ قطرے نکل آئیں تو غسل واجب نہیں البتہ وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ نمبر 5۔ خواب میں احتلام ہوا مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں تو غسل واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر 6۔ خواب نہیں دیکھا مگر کپڑوں پر تری ہے تو غسل واجب ہے۔

مسئلہ نمبر 7۔ عورت کو خواب ہو تو جب تک منی فرج داخل سے نہ نکلے غسل واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر 8۔ جس پر غسل واجب ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ ضروری یہی ہے کہ تاخیر نہ کرے لیکن اگر تاخیر کرے تو گناہ نہیں مگر نماز کا وقت آخر میں پہنچ چکا ہو تو فوراً غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ اب اگر تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا۔

مسئلہ نمبر 9۔ جو آدھی رات کو جنبی ہوا وہ فجر کی نماز کے وقت تک غسل کو موخر کر سکتا ہے اور فجر کی نماز کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے۔

تیمم کا بیان

فرائض تیمم :۔

تیمم کے تین فرض ہیں۔

1۔ نیت کرنا، 2۔ چہرے کا مسح کرنا، 3۔ دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا

طریقہ تیمم :۔

تیمم کے لئے نیت شرط ہے۔ نیت کے بغیر تیمم نہیں ہوگا اور ایسی چیز کو بھی دور کرے جو مسح سے مانع ہو۔ مثلاً موم، نیل پالش وغیرہ

تیمم کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے بسم اللہ پڑھے پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر ان کو اس قدر جھاڑے کہ مٹی جھڑ جائے پھر ان سے اپنے چہرے کا مسح کرے اور ساری جگہ کو گھیر لے۔ پھر دوسری بار ہاتھ زمین پر مارے اور ان کو جھاڑے اور اپنے بائیں ہاتھ کی چار انگلیوں کے باطن سے اپنے دائیں ہاتھ کے ظاہر کا اس طرح مسح کرے کہ انگلیوں کے پوروں سے شروع کر کے کہنیوں پر تمام کرے پھر اپنے بائیں ہتھیلی کے باطن سے اپنے دائیں ہاتھ کے باطن کا گٹے تک مسح کرے اور اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے باطن کو اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ظاہر پر پھیرے پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کا مسح کرے۔

تیمم کب فرض ہوتا ہے:۔

1۔ جو شخص جنبی ہو یا بے وضو ہو اسے پانی نہ ملے اور چاروں جانب ایک ایک میل کے فاصلے پر پانی کہیں میسر نہ ہو تو وہ شخص تیمم کرے۔

2۔ پانی تو موجود ہے مگر وہ بیمار ہے اور اسے خوف ہے کہ اگر پانی کا استعمال کرے گا تو اس کا مرض بڑھ جائے گا تو وہ تیمم کرے۔

3۔ اگر جنبی کو خوف ہے کہ اگر غسل کیا تو سردی سے مرجائے گا یا بیمار ہوجائے گا تو وہ تیمم کرے۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور جن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے انہیں چیزوں سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی پر قادر ہونے کے ساتھ بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 2۔ تیمم جائز ہے ہر اس چیز کے ساتھ جو زمین کی جنس سے ہے۔ جیسے مٹی، ریت، پتھر، گچ، چونا، سرمہ وغیرہ اور یہ چیزیں پاک ہونی چاہیں۔

مسئلہ نمبر 3۔ ایک تیمم سے متعدد نمازیں ادا کر سکتا ہے وہ نمازیں فرض ہوں یا نفل۔ ایک وقت میں ادا کرے یا متعدد اوقات میں جب تک تیمم نہ ٹوٹے۔

مسئلہ نمبر 4۔ جس آدمی کو پانی نہ ملے اور نماز کے آخر وقت تک پانی مل جانے کی امید ہو تو اس کے لئے نماز کو اخیر وقت تک موخر کر دینا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر 5۔ جس وقت پانی پر قدرت حاصل ہوگی تو فوراً تیمم ٹوٹ جائے گا چاہے آدمی نماز میں ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ نمبر 6۔ عورت حیض یا نفاس سے فارغ ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔

حیض کا بیان

حیض:۔

حیض وہ خون ہے کہ جو بالغہ عورت کے رحم سے باہر آتا ہے اور وہ عورت بیمار یا حاملہ نہ ہو اور نہ ہی ناامیدی کی عمر کو پہنچ چکی ہو۔

حیض کی مدت:۔

حیض کی کم از کم مدت تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

دو حیضوں کے درمیان پاکیزگی کی مدت کم از کم پندرہ دن ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں مگر جو عورت استحاضہ کی صورت میں بالغ ہو۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔ اگر عورت کو دس دن سے زیادہ خون آئے تو پھر اگر یہ حیض اسے پہلی مرتبہ آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے۔ دس دن سے اوپر حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر 2۔ اگر ایک عورت کو دس دن سے زیادہ خون آیا حالانکہ اس سے پہلے اس کی عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنے دن زیادہ ہوئے وہ استحاضہ ہے۔

یعنی عورت کی عادت پانچ دن ہے لیکن اب بارہ دن حیض آیا تو پانچ دن حیض کے شمار ہونگے اور باقی سات دن استحاضہ۔

مسئلہ نمبر 3۔ کم سے کم نو برس کی عمر میں حیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن سال ہے۔ لہذا نو برس کی عمر سے پہلے خون آئے تو استحاضہ ہے اس طرح پچپن سال کی عمر کے بعد خون آئے تو استحاضہ یعنی بیماری ہے۔

مسئلہ نمبر 4۔حیض سے فارغ ہونے کے بعد پاکیزگی کے 15 دن نہ گزرے تھے کہ 12 یا 13 دن کے بعد دوبارہ خون آیا تو وہ استحاضہ ہے۔حیض نہیں

مسئلہ نمبر 5۔حیض کے چھ رنگ ہیں۔

1۔سیاہ، 2۔سرخ، 3۔زرد

4۔گدلا، 5۔مٹیالہ، 6۔سبز رنگ

جو عورت حیض کے دنوں میں یہ چھ رنگ دیکھے تو یہ سب حیض ہے یہاں تک کہ خالص سفید رنگ دیکھے یعنی جب عورت خالص سفیدی دیکھے تو اس کے حیض کے دن ختم ہو گئے اور وہ پاک ہے۔

نفاس کا بیان

نفاس:۔

نفاس وہ خون ہے جو عورت سے بچے کی پیدائش کے بعد نکلتا ہے۔

نفاس کی مدت:۔

نفاس کی کم از کم کوئی حد نہیں اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک مدت ہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔اگر ایک عورت کو چالیس دن سے پہلے خون آنا بند ہو جائے یعنی نفاس ختم ہو جائے تو وہ عورت غسل کرے اور نماز پڑھے اس پر چالیس دن پورے کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ نمبر 2۔چالیس دن سے زیادہ خون آئے تو چالیس سے اوپر استحاضہ ہے نفاس نہیں۔ یہ اس وقت ہے کہ جب نفاس پہلی مرتبہ آیا ہو۔

مسئلہ نمبر 3۔اگر عورت کو اپنی پہلی عادت معلوم ہے کہ تیس دن نفاس آتا ہے اگر پینتالیس دن نفاس آیا تو تیس دن نفاس کے شمار ہونگے اور باقی 15 دن استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر 4۔چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے

مسئلہ نمبر 5۔ان کے رنگ کے متعلق وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے۔

استحاضہ کا بیان

استحاضہ:۔

استحاضہ وہ خون ہے جو حیض کی صورت میں تین دنوں سے کم اور دس دن سے زیادہ ہو اور نفاس کی صورت میں چالیس دن سے زیادہ ہو۔یعنی یہ بیماری کا خون کہلاتا ہے۔

مثلاً دو دن خون آ کر رک گیا یا دس دن سے زائد ہو گیا یا نفاس کی صورت میں چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو یہ بیماری ہے۔اسے استحاضہ کہتے ہیں۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ اور نہ ہی ایسی عورت سے صحبت حرام ہے۔

یعنی استحاضہ کا حکم معذور جیسا ہے اور معذور کا حکم آگے ان شاء اللہ بیان کیا جائے گا۔

مسئلہ نمبر 2۔استحاضہ والی عورت معذور کب بنے گی یہ بھی بیان کیا جائے گا۔ان شاء اللہ العزیز۔

”حیض ونفاس“ جنابت اور بے وضو کے متعلق احکام

1۔ حیض اور نفاس والی عورت پر آٹھ چیزیں حرام ہیں:۔

i۔ نماز ii۔ روزہ iii۔ قرآن پاک پڑھنا

iv۔ قرآن پاک کو غلاف کے بغیر ہاتھ لگانا v۔ مسجد میں داخل ہونا

vi۔ طواف کرنا vii۔ جماع کرنا

viii۔ ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک کے درمیان نفع حاصل کرنا

نوٹ:۔ حیض ونفاس والی عورت روزہ قضا کرے گی لیکن نماز قضا نہیں کرے گی۔

2۔ جنابت کی صورت میں مرد وعورت پر پانچ چیزیں حرام ہیں:۔

i۔ نماز
ii۔ قرآن پاک کی کوئی آیت پڑھنا
iii۔ قرآن پاک کو غلاف کے بغیر ہاتھ لگانا
iv۔ مسجد میں داخل ہونا
v۔ طواف کرنا

3۔ بے وضو آدمی پر تین چیزیں حرام ہیں:۔

i۔ نماز
ii۔ طواف
iii۔ قرآن مجید کو غلاف کے بغیر ہاتھ لگانا

مستحاضہ اور معذور کے احکام

مستحاضہ عورت کب معذور ہو گی؟

استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ عورت کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا ایک پورا وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا۔ پھر ایک وضو سے اس وقت میں جتنی چاہے نمازیں پڑھے خون آنے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

آدمی معذور کب ہوتا ہے؟

کوئی شخص اس وقت تک معذور نہیں ہوتا جب تک عذر اسے ایک کامل وقت گھیر نہ لے کہ جس میں اتنا وقت بھی عذر ختم نہ ہو جس میں وضو اور نماز ہو سکے۔ یہ عذر کے ثابت ہونے کی شرط ہے اور اس کے باقی رہنے کی شرط یہ ہے کہ اس کے بعد وہ عذر پورا وقت باقی رہے اگرچہ عذر ثابت ہونے کے بعد ہر نماز کے پورے وقت میں صرف ایک مرتبہ ہی پیش آئے۔ نیز اس شخص کے معذور نہ رہنے کی شرط یہ ہے کہ ایک کامل وقت اس عذر سے خالی رہے تو آدمی معذور نہیں رہے گا۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔ جب عذر ثابت ہو گیا تو اس کا حکم یہ ہے کہ شروع وقت میں وضو کر لے اور آخری وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا۔

مسئلہ نمبر 2۔فرض نماز کا وقت گزرنے پر معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے یہی حکم مستحاضہ کا ہے۔

مسئلہ نمبر 3۔معذور کو ایسا عذر ہے جس کی وجہ سے کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درہم سے زیادہ نجس ہو گیا اور وہ جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں بلکہ اسی سے پڑھے اگرچہ مصلی بھی آلودہ ہو جائے کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر 4۔استحاضہ والی عورت اگر غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی نماز وضو کر کے اول وقت میں اور مغرب کی نماز غسل کر کے آخر وقت میں اور عشاء کی نماز وضو کر کے اول وقت میں پڑھے اور فجر کی نماز بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر 5۔کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں تو نہ اس کی وجہ سے وضو ٹوٹے گا نہ معذور ہو گا اور نہ وہ رطوبت ناپاک۔

استنجے کا بیان

آدمی استنجاء کرتے وقت پاکیزگی کا خوب خیال کرے۔ پاکیزگی حاصل کرنے میں اس قدر مبالغہ کرے کہ ناپسندیدہ بو ختم ہو جائے اور شرمگاہ پر چکناہٹ دور ہو جائے۔جب فارغ ہو تو پہلے اپنے ہاتھ دھو کر اٹھ کھڑا ہو اور بیت الخلاء سے باہر آجائے۔ پانی سے استنجاء کرنا افضل ہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔بیت الخلاء جانے سے پہلے دعا پڑھے اور باہر آکر بھی دعا پڑھے۔

مسئلہ نمبر 2۔پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت یا طہارت کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا حرام ہے۔ یہ حکم عام ہے چاہے مکان میں ہو یا کسی میدان میں۔

مسئلہ نمبر 3۔اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر دی تو یاد آتے ہی فوراً رخ بدل دے اس میں امید ہے کہ فوراً اس کے لئے مغفرت فرما دی جائے۔

مسئلہ نمبر 4۔ بچے کو پیشاب یا پاخانہ کروانے والے پر گناہ ہوگا کہ اگر اس نے بچے کا قبلہ کی طرف منہ کروایا۔

مسئلہ نمبر 5۔ کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ نیز ننگے سر پاخانہ پیشاب کو جانا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر 6۔ بیت الخلاء میں اپنے ساتھ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دعا یا رسول ﷺ یا کسی بزرگ کا نام ہو ممنوع ہے۔

مسئلہ نمبر 7۔ بیت الخلاء میں کلام کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر 8۔ جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی دینی مسئلہ میں غور نہ کرے۔

مسئلہ نمبر 9۔ پیشاب میں نہ تھوکے نہ ناک صاف کرے نہ بار بار اِدھر اُدھر دیکھے۔ نہ آسمان کی طرف منہ کرے بلکہ شرم سے سر جھکائے رہے جب فارغ ہو تو پہلے اپنے ہاتھ دھوئے پھر اپنے بدن کو چھپاتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے۔

مسئلہ نمبر 10۔ دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے مگر کوئی مجبوری ہو تو جائز۔

مسئلہ نمبر 11۔ پیشاب کے بعد مرد پر استبراء واجب ہے عورتوں پر واجب نہیں۔

استبراء یہ ہے کہ پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رکا ہو تو گر جائے۔ استبراء اس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے کہ اب کوئی قطرہ نہیں آئے گا۔ استبراء کھنکارنے سے یا سانس کو نیچے دبانے سے یا ہاتھ سے کسی طریقہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ حکم مردوں کے لئے ہے۔ عورت فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر وقفہ کر کے طہارت کر لے۔

نجاست کا بیان

نجاست کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ نجاست غلیظہ　　　2۔ نجاست خفیفہ

1۔نجاست غلیظہ:۔

اس نجاست کا حکم سخت ہے اس لئے اس کو غلیظہ کہتے ہیں۔شراب' بہنے والا خون' مردار کا گوشت اوراس کا چمڑا'ان چیزوں کا پیشاب جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔کتے کا پاخانہ' درندوں کا پاخانہ اورتھوک' مرغی' بطخ کی بیٹ اوروہ چیز جوانسان کے بدن سے نکلتی ہے اوراس سے وضوٹوٹ جاتا ہے مثلاً پیشاب' پاخانہ' منی مذی' ودی' خون جو بہہ پڑے حیض ونفاس اوراستحاضہ کا خون' منہ بھر قے' پیپ وغیرہ یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔

نجاست غلیظہ کا حکم:۔

نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درھم سے زیادہ لگ جائے تواس کا پاک کرنا فرض ہے۔پاک کئے بغیر نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں۔

اگر درہم کے برابر ہے توپاک کرنا واجب ہے۔پاک کئے بغیر نماز پڑھی تو اعادہ واجب ہے۔اور اگر درھم سے کم ہے توپاک کرنا سنت ہے۔اگر پاک کئے بغیر نماز پڑھی تو ہوجائے گی مگر خلاف سنت ہے۔

درہم سے کیا مراد ہے:۔

اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ' لید گوبر تو درھم سے مراداس کا وزن کہلاتا ہے۔شریعت میں اس جگہ درھم کا وزن ساڑھے چار ماشے ہے۔

اگر نجاست پتلی ہے جیسے آدمی کا پیشاب اورشراب تو درھم سے مراداس کی لمبائی اور چوڑائی کہلاتی ہے۔شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی ہے یعنی ہتھیلی پھیلا کر پانی ڈالا جائے تو جتنا پانی اس میں رک سکے اتنا درھم سمجھا جائے گا۔

2۔نجاست خفیفہ:۔

اس نجاست کا حکم ہلکا ہے اس لئے اس کو خفیفہ کہتے ہیں۔گھوڑے کا پیشاب اوراس چیز کا پیشاب جس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ایسے پرندوں کی بیٹ جس کو کھایا نہیں جاتا۔

نجاست خفیفہ کا حکم:۔

نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کا حصہ یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے اگراس کی چوتھائی سے کم ہے مثلاً دامن میں لگی تو دامن کی چوتھائی سے کم' آستین میں اس کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے

کہ اس سے نماز ہو جائے گی۔ اگر چوتھائی میں ہو تو بغیر دھوئے نماز نہیں ہو گی۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔ نجاست غلیظہ اور خفیفہ کے الگ الگ جو حکم بتائے گئے ہیں یہ اس وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے میں لگے لیکن اگر کسی پتلی چیز پانی وغیرہ میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ پانی ناپاک ہو جائے گا۔ اگر چہ ایک قطرہ گرے وہ پانی دہ در دہ نہ ہو۔

مسئلہ نمبر 2۔ دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے۔ اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے۔ محض غلط ہے۔

مسئلہ نمبر 3۔ راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو۔ اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور دھونے کے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز ہو گئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر 4۔ کتا بدن یا کپڑے سے چھو جائے اگر چہ اس کا بدن تر ہو جسم اور کپڑا پاک ہے لیکن اگر اس کے جسم پر نجاست لگی ہو تو اور اس کا لعاب ناپاک کر دے گا۔

مسئلہ نمبر 5۔ حیض ونفاس میں جو کپڑے پہنے تھے اگر ان کو خون یا کوئی نجاست نہیں لگی تو وہ کپڑے پاک ہیں۔ اسی طرح دوپٹہ بھی پاک ہے اور دیگر چیزیں جیسے پراندی وغیرہ۔ جب تک کوئی نجاست نہ لگے سب کچھ پاک ہے۔

مسئلہ نمبر 6۔ جماع کے بعد اور غسل سے پہلے، شرمگاہ کو دھو کر جو کپڑے پہنے اگر ان کو کوئی نجاست نہیں لگی تو وہ غسل کے بعد پہننا جائز ہیں کہ وہ پاک ہیں بلکہ جن کپڑوں میں جماع کیا ہے ان پر کوئی نجاست نہیں لگی تو وہ کپڑے بھی پاک ہیں۔

مسئلہ نمبر 7۔ جنبی اور حائضہ کے پہنے ہوئے کپڑوں کو کوئی نجاست نہیں لگی لیکن پسینہ آ گیا جس سے کپڑے تر ہو گئے تو جب تک کوئی نجاست نہ لگے کپڑے پاک ہی رہیں گے کیونکہ پسینہ جنبی اور حائضہ کا ناپاک نہیں ہے۔

نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

نجاست کی دو قسمیں ہیں

i۔ نجاست مرئیہ ii۔ نجاست غیر مرئیہ

i۔ نجاست مرئیہ

نجاست مرئیہ یعنی دکھائی دینے والی نجاست سے ناپاک ہونے والی چیز، نجاست کو دور کرنے سے پاک ہوتی ہے۔

جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ ایسی نجاست کو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ البتہ اگر تین بار دھونے سے پہلے نجاست دور ہو جائے تو تین مرتبہ پورا کر لینا مستحب ہے۔

ii۔ نجاست غیر مرئیہ

نجاست غیر مرئیہ یعنی نہ دکھائی دینے والی نجاست سے ناپاک ہونے والی چیز تین مرتبہ دھونے اور ہر بار بقوت نچوڑنے سے پاک ہوتی ہے۔

جیسے پیشاب وغیرہ نجاست رقیق ہو تو کپڑے کو تین بار دھونے اور ہر بار پوری قوت سے نچوڑنے کے ساتھ پاک کرنا لازم ہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔ پہلی اور دوسری بار نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی۔ اور اگر کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔ لہذا پوری قوت سے تینوں بار نچوڑا جائے کہ نچوڑنے والے آدمی کے ہاتھ سے اس کی قوت کے مطابق آخری قطرہ تک نکل جائے پھر پاک ہو گا۔

مسئلہ نمبر 2۔ کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا کہ اب نچوڑنے سے پانی نہ ٹپکے گا پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔

مسئلہ نمبر 3۔ دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے یا بدن میں لگا تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا۔

مسئلہ نمبر 4۔ جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے جیسے چٹائی' برتن' جوتا وغیرہ تو اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ اسی طرح دو مرتبہ اور دھوئیں تیسری بار جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی۔

مسئلہ نمبر 5۔ کپڑے دھونے والی مشین میں جب پاک اور ناپاک کپڑے دھوئے جائیں تو خواتین کو بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہیے۔ یا تو ہر کپڑے کو نکھارنے کے وقت نئے پانی سے نکھارا جائے یا پھر جس برتن میں کپڑے نکھارتی ہیں اس برتن میں نلکا کھول کر چھوڑ دیا جائے کہ پانی برتن کے کناروں سے گرنا شروع ہو جائے۔ تو ایسے پانی کو جاری پانی یعنی کثیر کا حکم لگائیں گے۔ خواتین کپڑے نکھارتی جائیں ادھر پانی برتن کے کناروں سے مسلسل گرتا رہے۔ یاد رہے کہ ہر کپڑے کو نکھارتے وقت پانی کناروں سے مسلسل گرتا رہے۔

کتاب الصلوۃ

اوقات نماز کا بیان

نماز کے اوقات پانچ ہیں۔

1۔ فجر کا وقت صبح صادق سے لیکر طلوع آفتاب سے تھوڑی دیر پہلے تک ہے۔

2۔ ظہر کا وقت زوال کے بعد سے لے کر ہر چیز کا سایہ اصلی سائے کے علاوہ دو مثل ہونے تک ہے۔

3۔ عصر کا وقت ہر چیز کا سایہ اصلی سائے کے علاوہ دو مثل ہو جانے کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک ہے۔

4۔مغرب کا وقت غروب آفتاب سے لے کر غروب شفق تک ہے۔

5۔عشاء کا وقت غروب شفق کے بعد سے لیکر صبح صادق تک ہے۔

نوٹ: ہر نماز کا وقت دوسری نماز تک ہوتا ہے یعنی جب دوسری نماز کا وقت شروع ہوتا ہے تو اس وقت پہلی نماز کا وقت ختم ہوتا ہے۔لیکن صرف فجر کی نماز کا وقت طلوع آفتاب تک ہے ظہر تک نہیں۔

"مستحب اوقات"

1۔فجر کی نماز روشنی یعنی سفیدی میں پڑھنا مستحب ہے۔

2۔ظہر کی نماز گرمیوں میں ٹھنڈا کر کے اور سردیوں میں جلدی پڑھنا مستحب ہے۔

3۔عصر کی نماز سورج کا رنگ بدلنے سے پہلے تک مؤخر کرنا مستحب ہے۔

4۔مغرب کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔

5۔عشاء کی نماز تہائی رات تک مؤخر کرنا مستحب ہے۔

نوٹ: عورتوں کے لئے ہمیشہ فجر کی نماز اول وقت میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب جماعت ہو چکے تو پھر پڑھیں۔

" مکروہ اوقات"

مکروہ اوقات تین ہیں کہ جن میں کوئی نماز جائز نہیں۔نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا اسی طرح سجدہ تلاوت سجدہ سہو بھی جائز نہیں۔

1۔طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ بلند ہو جائے۔

2۔زوال کے وقت یعنی سورج کے ٹھہرنے کے وقت یہاں تک کہ ڈھل جائے۔

3۔سورج کے زرد ہو جانے کے وقت یہاں تک کہ غروب ہو جائے مگر اس دن کی عصر مکروہ تحریمی کے ساتھ ادا ہو جائے گی۔

"تین اوقات میں نوافل پڑھنا مکروہ تحریمہ ہے"

1۔طلوع فجر کے بعد فرضوں سے پہلے دو رکعت سنت کے علاوہ نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

2۔فجر کی فرض رکعات کے بعد نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔

3۔عصر کی نماز کے بعد مغرب کی نماز پڑھنے تک نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔

"متفرق مسائل"

مسئلہ نمبر 1۔ مغرب کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے لیکن یہ خیال رہے مغرب کی نماز کا وقت عشاء تک ہے۔ لیکن آسمان پر ستارے نظر آنے کے وقت مکروہ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 2۔ عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے پر مکروہ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 3۔ عشاء کا وقت نصف رات کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 4۔ فجر اور ظہر کا وقت اول تا آخر کامل ہی رہتا ہے۔ مکروہ نہیں ہوتا۔

مسئلہ نمبر 5۔ قضاء نماز ہر وقت جائز ہے کہ اسے ادا کر لیا جائے چاہے وقتی نماز سے پہلے یا بعد میں۔ کسی بھی وقت قضا نماز کو ادا کیا جا سکتا ہے۔ مگر اوقات مکروہ جن میں کوئی نماز جائز نہیں ان تین اوقات میں قضا نہیں کر سکتے۔

مسئلہ نمبر 6۔ جب اقامت شروع ہو جائے تو نفل یا سنت پڑھنا مکروہ ہے۔ اسی طرح جب خطیب خطبہ دینے کے لئے نکل آئے تو اس وقت نفل یا سنت پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر 7۔ صرف فجر کی دو سنت اقامت اور جماعت کے ختم ہونے تک بھی پڑھ سکتا ہے یہ اس شخص کے لئے ہے جس کو یقین ہو کہ میں تشہد میں امام کے ساتھ مل جاؤں گا۔

مسئلہ نمبر 8۔ جب فرض کا وقت تنگ ہو جائے یعنی اتنا وقت ہے کہ صرف فرض رکعات پڑھ سکتا ہے پھر وقت ختم ہو جائے گا تو سنت یا نفل پڑھنا مکروہ ہے بلکہ اس میں فجر اور ظہر کی سنت پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ لیکن یہ عادت نہ بنے کہ بہت سخت گناہ ہے۔

اذان کا بیان

فرض نماز کے لئے اذان اور اقامت سنت موکدہ ہے۔

اذان کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب نماز کا وقت شروع ہو جائے۔ اذان اور اقامت کا حکم صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے یہ دونوں مکروہ ہیں اگر عورتیں کہیں گی تو گناہگار ہونگی اور اعادہ کیا جائے گا۔ اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت جلدی پڑھی جائے۔ مستحب یہ ہے کہ موذن اذان دینے والا مرد عاقل صالح پرہیز گار عالم با سنت ہو۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔ بے وضو اذان دینا مکروہ ہے۔ لیکن ہو جائے گی اعادہ کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ نمبر 2۔ فاسق کا اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر 3۔ بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر 4۔ ہر کام چھوڑ کر اذان سننا واجب ہے۔ ورنہ کفر پر خاتمہ ہونے کا خدشہ ہے۔

مسئلہ نمبر 5۔ اذان کا جواب دینے پر ہر ایک ایک کلمہ کے بدلے مردوں کے لئے دو دو لاکھ نیکیوں کا ثواب اور عورتوں کے لئے ایک ایک لاکھ نیکیوں کا ثواب ہے۔

مسئلہ نمبر 6۔ اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے جب موذن حیی علی الفلاح پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو اسی طرح جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھیں رہے جب مکبر حیی علی الفلاح پر پہنچے تو اس وقت اُٹھیں اور یہی حکم امام کے لئے ہے۔

آج کل اکثر جگہ پر رواج پڑ گیا ہے کہ وقت اقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مصلیٰ پر کھڑا نہ ہو اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی یہ خلاف سنت ہے۔

مسئلہ نمبر 7۔ اذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔ اذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے۔ وقفہ اتنا کیا جائے کہ پابندی جماعت لوگ آجائیں طہارت وضو اور سنن وغیرہ پڑھ سکیں۔ لیکن مغرب کی اذان و اقامت کے درمیان وقفہ صرف اتنا ہو کہ جس میں تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت پڑھی جاسکے اور یہ بھی خیال رہے کہ حضور اکرم ﷺ کے دور اقدس میں اذان مسجد سے باہر اونچے مینار پر دی جاتی تھی اور موذن اذان دینے کے بعد مسجد میں آکر خود اقامت کہتا تھا۔ اتنا وقت وقفہ کر لینا چاہیے۔

مسئلہ نمبر 8۔ اذان کے بعد پہلے درود شریف پڑھنے کا حکم ہے۔ پھر دعا کا حکم ہے۔

"نماز کا بیان"

شرائط نماز:۔

نماز کے صحیح ہونے کی سات شرطیں ہیں۔

یعنی نماز شروع کرنے سے پہلے سات چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک شرط پائی نہ جائے تو نماز شروع ہی نہیں ہوگی مگر بحالت عذر شرعی۔

نمبر 1۔ حدث اکبر اور حدث اصغر سے جسم کا پاک ہونا۔

نمبر 2۔ کپڑوں کا پاک ہونا

نمبر 3۔ جگہ کا پاک ہونا

نمبر 4۔ ستر عورت یعنی شرمگاہ کا چھپا ہونا۔

نمبر 5۔ وقت کا ہونا

نمبر 6۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

نمبر 7۔ نیت

نوٹ:

1۔ مرد کا ستر ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے تک ہے اور گھٹنے ستر میں داخل ہیں۔

2۔ لونڈی کا ستر مرد کے ستر پر پیٹ اور پیٹھ کا اضافہ ہے۔

3۔ آزاد عورت کا ستر سوائے چہرے اور ہتھیلیوں کے سارا جسم سر سے لیکر پاؤں تک ہے۔

4۔ عورت کا چہرہ اگرچہ ستر نہیں مگر بوجہ فتنہ غیر محرم کے سامنے چہرہ کھولنا منع اور نقاب واجب ہے اسی طرح اس کی طرف نظر کرنا غیر محرم کیلئے جائز نہیں اور چھونا تو بدرجہ اولی حرام ہے۔

فرائض نماز

نماز میں سات فرض ہیں۔ اگر ان فرائض میں سے کوئی فرض رہ جائے تو نماز ادا نہیں ہوگی مگر بعذر شرعی۔

1۔تکبیر تحریمہ 2۔قیام 3۔قرات

4۔رکوع 5۔سجود (دونوں سجدے)

6۔قعدہ اخیرہ 7۔خروج بصنعہ

واجبات نماز

"نماز کے متعدد واجبات ہیں":۔

اگر نماز میں کوئی واجب رہ جائے تو سجدہ سہو لازم ہو جاتا ہے۔پھر سجدہ سہو کر لینے سے نماز ہو جاتی ہے۔

نمبر1 تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا۔

نمبر2۔ سورۃ فاتحہ کا پڑھنا اس کی ہر آیت بلکہ ہر لفظ واجب ہے۔

نمبر3۔ سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ ملانا یعنی کوئی چھوٹی سورۃ جیسے سورۃ کوثر یا ان کے جیسی چھوٹی تین آیات یا کوئی ایک بڑی آیت جو کہ چھوٹی تین آیات کے برابر ہو۔

نمبر4۔ فرض رکعات میں پہلے دو رکعت میں قرات واجب ہے۔اور نفل وتر کی ہر رکعت میں قرات یعنی الحمد اور اس کے ساتھ سورۃ ملانا واجب ہے۔

نمبر5۔ سورۃ فاتحہ کو دوسری سورۃ کے ساتھ مقدم کرنا اور ہر رکعت میں ایک بار ہی پڑھنا۔

نمبر6۔ تعدیل ارکان کا خیال رکھنا یعنی رکوع وسجود وقومہ وجلسہ کو ٹھہر کر ادا کرنا۔

نمبر7۔ قعدہ اولی اور اس میں تشہد پر کچھ نہ پڑھنا۔

نمبر8۔ دونوں قعدوں یعنی قعدہ اولی اور قعدہ اخیرہ میں پورا تشہد پڑھنا

نمبر9۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا اور تکبیر قنوت بھی واجب ہے۔

نمبر10۔عیدین کی چھے تکبیریں اور عیدین کی دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر

نمبر11۔ ہر جہری نمار میں امام کا جہر سے قرات کرنا۔اور غیر جہری میں آہستہ

نمبر12۔لفظ السلام کہنا۔

نوٹ:

نماز میں جو چیزیں فرض و واجب ہیں مقتدی پر واجب ہے کہ وہ امام کے ساتھ انہیں ادا کرے بشرطیکہ کسی واجب کا تعارض نہ پڑے اگر تعارض ہو تو فرض و واجب کو ترک نہ کرے بلکہ اس کو ادا کر کے امام کی پیروی کر لے مثلاً امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور مقتدی نے ابھی پورا نہیں پڑھا تھا تو مقتدی پر واجب ہے کہ پورا تشہد پڑھ کر کھڑا ہو۔ اگر کسی سنت میں تعارض ہو تو اسے چھوڑ دے اور امام کی پیروی کر لے۔ مثلاً رکوع یا سجدے میں تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے سر اُٹھا لیا تو مقتدی بھی سر اُٹھا لے۔

"نماز کا مسنون طریقہ"

نماز پڑھنے سے پہلے اس کی سات شرائط کی طرف نظر کی جائے کہ سب شرائط پائی جارہی ہیں یا کہ نہیں۔

جب اس کی سات شرطیں پائی جائیں تو آدمی اپنے دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو، نیت کرے اور بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے اس طرح کہ انگوٹھے کانوں کی لُو تک پہنچ جائیں۔ اس کی انگلیاں نہ ملی ہوئی نہ ہی خوب کھلی ہوں بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہتھیلی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلی کے ساتھ کلائی کو پکڑ لے پھر ثناء پڑھے یعنی سبحانک اللھم پھر تعوذ اور تسمیہ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھے ولا الضالین کہنے کے بعد آمین کہے پھر بڑی آیت جو چھوٹی تین آیات کے برابر ہو وہ پڑھے۔

اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑ لے اس کی ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور اُنگلیاں خوب پھیلی ہوئی ہوں لیکن سب انگلیاں قبلہ کی جانب ہوں سر کو سُرین کے برابر رکھے اور تین بار تسبیح پڑھے تین بار پڑھنا کم از کم ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ جتنا بھی پڑھا جائے وہ عدد کے لحاظ سے طاق ہونا چاہیئے۔ یعنی 9,7,5,3 پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور ربنا لک الحمد کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے کی طرف جائے پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان سر رکھے۔ ناک کی ہڈی اور پیشانی زمین پر جمائے بازو کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو

پنڈلیوں سے جدا جدا رکھے دونوں پاؤں کی انگلیاں زمین پر جما کر ان کے رخ قبلہ کی طرف کرے ہتھیلیاں بچھی ہوں اور اُنگلیاں قبلہ کی طرف ہوں کم از کم تین بار تسبیح پڑھے۔

پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ پھر دایاں پاؤں کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس کے اُوپر خوب سیدھا بیٹھ جائے ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ اُنگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہو۔ اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور دوسرا سجدہ کرے۔ پھر سر اُٹھائے پھر ہاتھ اُٹھائے گھٹنوں پر رکھ کے پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے۔ ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر دوسری رکعت پڑھے اب صرف بسم اللہ پڑھ کر قرات کرے۔ رکوع کرے۔ سجدہ کرے یعنی جیسے پہلی رکعت ادا کی ہے اسی طرح اگلی رکعت ادا کر کے مذکورہ بالا طریقے پر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے۔

اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو عبدہ ورسولہ تک پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور تیسری چوتھی رکعت بسم اللہ پڑھ کر دوسری رکعت کی طرح ادا کرے۔ لیکن فرض رکعتوں کی آخری دو رکعت میں الحمد للہ کے ساتھ کوئی سورت یا آیت نہ ملائے۔ اگر دو رکعت پڑھنی ہوں تو تشہد کے بعد یا چار رکعت کے بعد تشہد پڑھ کر درود ابراہیمی پڑھے پھر دعا مانگے۔ پھر داہنے شانے کی طرف منہ کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے پھر بائیں طرف منہ کر کے سلام کہے۔ پھر اللہ اکبر کہے اور استغفار کرے یعنی استغفر اللہ کہے' ذکر اذکار' آیت الکرسی پڑھے اور دعا مانگے فوراً سنن یا نفل کے لئے کھڑا نہ ہو۔ فرض اور اس کے بعد سنت کے درمیان تھوڑا سا وقفہ کرنا ضروری ہے۔

عورت کے لئے نماز کا مسنون طریقہ

نماز کا طریقہ عورت کے لئے وہی ہے جو مرد کے لئے مسنون ہے۔ البتہ درج ذیل بعض امور میں وہ مستثنٰی ہے۔

نمبر 1۔ عورت اپنے دونوں پاؤں ملا کر کھڑی ہو اور ہاتھوں کو چادر کے اندر سے کندھوں تک اُٹھائے اور سینے پر باندھ لے ہاتھ رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر دائیں ہتھیلی رکھے اور انگلیاں ملی ہوئی ہوں۔

نمبر 2۔ عورت رکوع میں تھوڑا جھکے صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے ان پر زور

مت ڈالے محض ہاتھ رکھ دے اور انگلیاں ملی ہوئی پاؤں جھکے ہوے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے۔

نمبر 3۔ عورت سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے۔

نمبر 4۔ عورت قعدہ میں یوں بیٹھے کہ دونوں پاؤں دہنی جانب نکال دے اور بائیں سرین پر بیٹھے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہوں۔ انگلیاں نہ کھلی نہ بند ہوں بلکہ اپنی حالت پر ہوں۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔ نماز پڑھتے ہوئے ادھر اُدھر نظر نہ کی جائے بلکہ قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر رکوع کی حالت میں پاؤں کے درمیان سجدے کی حالت میں ناک کی طرف اور قعدے کی حالت میں دامن کی طرف نظر رکھی جائے۔

مسئلہ نمبر 2۔ نماز میں تکبیر تحریمہ کے سوا کہیں بھی رفع یدین نہیں ہے۔ سنت سے ثابت ہے کہ یہ منسوخ ہو چکا ہے۔

نوٹ۔ ناسخ منسوخ کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کی طرف سے ایک شے محدود مدت کیلئے مشروع ہوئی پھر جب اس کے اختتام کا وقت آیا تو نیا حکم یا نیا طریقہ بتا دیا۔ جس کا وقت پورا ہو گیا اسے منسوخ کہتے ہیں اور جس حکم نے آکر اسے ختم کیا اسے ناسخ کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر 3۔ لوگوں کے سامنے اور نماز میں ستر بالا جماع فرض ہے۔ اگر اندھیرے کمرے میں نماز پڑھی وہاں کوئی دوسرا آدمی نہیں تھا اور ستر عورت نہیں کیا تو نماز ادا نہیں ہوگی۔

مسئلہ نمبر 4۔ اتنا باریک کپڑا جس میں سے جسم چمکتا ہو ستر کے لئے کافی نہیں اس سے نماز پڑھی تو شروع ہی نہ ہوئی۔ اسی طرح چادر یا دوپٹے میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے تو نماز نہیں ہوگی۔ بلکہ باریک کپڑا جس سے عورت کا ستر نہ ہو سکے نماز کے علاوہ بھی حرام ہے۔

مسئلہ نمبر 5۔ جن اعضا کا ستر فرض ہے ان میں سے کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہو گئی۔ اگر

چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپالیا تو نماز پھر بھی ادا ہو جائے گی اور اگر ایک رکن کی مقدار یعنی اتنا وقت کہ جس میں تین بار سبحان اللہ کہا جا سکے چوتھائی عضو کھلا رہا تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر 6۔ وقت سے پہلے نماز پڑھی تو ادا نہیں ہوئی اس کو دوبارہ اس کے وقت میں پڑھنا فرض ہے کیونکہ جب نماز کا وقت شروع ہوتا ہے تب نماز فرض ہوتی ہے۔

مسئلہ نمبر 7۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے اور نماز کے لئے زبان سے نیت کرنا مستحب ہے۔ نیت یوں کرے کہ دو رکعت فرض نماز فجر بندگی اللہ تعالیٰ کی منہ قبلہ شریف کی طرف پیچھے اس امام کے۔

۲۔ چار رکعت سنت نماز ظہر بندگی اللہ تعالیٰ کی منہ قبلہ شریف کی طرف

۳۔ دو رکعت نفل بندگی اللہ تعالیٰ کی منہ قبلہ شریف کی طرف

نوٹ: یہ جو کہا جاتا ہے فرض اللہ واسطے سنت رسول اللہ ﷺ واسطے یوں نہ کہا جائے۔

مسئلہ نمبر 8۔ شرائط نماز میں سے کوئی شرط شرعی عذر کے بغیر مفقود ہو تو نماز شروع ہی نہ ہوگی مثلاً نیل پالش لگنے کی وجہ سے وضو نہیں ہوا لیکن نماز شروع کر لی تو اصل میں نماز شروع ہی نہ ہوگی باریک دوپٹے میں بالوں کی سیاہی نظر آرہی ہے اور عورت نماز پڑھنا شروع ہوگئی تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔ وقت سے پہلے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔ بغیر عذر کے فرض نماز بیٹھ کر پڑھی تو ادا نہیں ہوگی۔ آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ ذرا بخار آیا یا ہلکی سی تکلیف ہوگئی تو بیٹھ کر نماز شروع کر دی حالانکہ وہی لوگ ایسی حالت میں دس دس منٹ بلکہ اس سے بھی زیادہ کھڑے ہو کر ادھر اُدھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں۔ اکثر عورتیں تھکاوٹ کا بہانہ بنا کر بیٹھ کر فرض نماز پڑھتی ہیں یہ غلط ہے کوئی شرعی عذر نہیں۔

مسئلہ نمبر 9۔ جس آدمی کو الحمدللہ کے سوا ایک سے زیادہ چھوٹی سورتیں یاد ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ ہر ایک رکعت میں الحمدللہ کے بعد الگ الگ سورت ملائے۔ مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور وتر و نفل کی ہر رکعت میں امام اور منفرد پر فرض ہے اور مکمل سورہ فاتحہ واجب اس کے ساتھ ایک بڑی آیت ملانا یا چھوٹی تین آیات ملانا بھی واجب ہے۔ مقتدی کو کسی نماز میں امام کے پیچھے قرأت جائز نہیں نہ سورہ فاتحہ ، نہ کوئی آیت ، نہ سری نماز میں ، نہ جہری نماز میں۔ امام کی قرأت ہی مقتدی کیلئے کافی ہے۔

مسئلہ نمبر 10۔ ہر دو رکعت کے بعد بیٹھنا ضروری ہے۔ یعنی تین چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد

بیٹھنا واجب ہے۔ اگر کوئی امام کے ساتھ چوتھی رکعت میں ملتا ہے تو امام کے ساتھ قعدہ اخیرہ بھی بیٹھتا ہے حالانکہ اس کی ایک رکعت ہوئی۔ اور جب امام سلام پھیر دے گا وہ کھڑا ہو کر اپنی بقیہ نماز ادا کرے تو ایک رکعت ادا کر کے پھر بیٹھ جائیگا کیونکہ اس کی دو رکعت ہو گئی ہیں۔

مسئلہ نمبر 11۔ ایک رکن میں تین بار ہاتھ اُٹھانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ دوبارہ نئے سرے سے نماز شروع کرے۔

مسئلہ نمبر 12۔ نماز میں جمائی آئے تو اسے روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنا منہ بند کر لے اور دانتوں سے دبائے اور دل میں یہ خیال کرے کہ انبیاء علیھم السلام کو جمائی نہیں آتی تھی۔

مسئلہ نمبر 13۔ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنے سے ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا اچھا ہے اور عمامہ پہن کر نماز پڑھنا افضل ہے۔ لیکن بعض حضرات جو خشوع و خضوع کے مرتبے پر فائز ہوں وہ ننگے سر نماز پڑھیں تو مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر 14۔ خواتین گھر کی مسجد کو صاف رکھیں لیکن اگر کوئی جگہ منتخب نہیں ہے تو ضرور ایک جگہ نماز کے لئے مقرر کرنی چاہیئے۔ اور وہ جگہ گھر کے سب سے پچھلے کمرے میں بنائی جائے۔

مسئلہ نمبر 15۔ حیض و نفاس والی عورت جب پاک ہوئی یعنی خون آنا رک جائے اگر نماز کا اتنا وقت باقی ہے کہ غسل کر کے تکبیر تحریمہ کہہ سکے تو اس پر اس وقت کی نماز فرض ہو گئی۔

مسئلہ نمبر 16۔ ایک آدمی کو شک ہوا کہ یہ رکعت تیسری ہے یا چھوتھی وہ سوچ و بچار کرے جس طرف گمان ہو اسی پر عمل کرے لیکن اگر اسے شک ہی رہے کہ معلوم نہیں تیسری ہے یا چھوتھی تو اسے چاہیے کہ کم عدد پر عمل کرے اور ہر رکعت کے بعد بیٹھا شروع کر دے اور تشہد پڑھے پھر آخر میں سجدہ سہو کرے نماز درست ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر 17۔ جب وقت تنگ ہو جائے یعنی نماز کا آخری وقت آ گیا اور ابھی تک نماز ادا نہیں کی اور صرف اتنا وقت رہ گیا ہے کہ صرف فرض ادا کر سکتا ہے تو اسے چاہیے کہ سنت چھوڑ دے جلدی سے خضوع و خشوع کے ساتھ فرض ادا کرے لیکن اتنا یاد رہے کہ ایسی عادت بنانا جائز نہیں گناہ ہے۔

مسئلہ نمبر 18۔ قرآن مجید اُلٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سورت سے اوپر کی سورت پڑھی یہ

مکروہ تحریمی ہے مثلاً پہلی میں قل یا ایھا الکفرون اور دوسری رکعت میں الم ترکیف پڑھی
اور اگر بھول کر ایسے ہوگیا تو اسی کو پورا کرے اسے چھوڑ کر کوئی اور سورت پڑھنا جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر 19۔ نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کو مکرر پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورت کو
بار بار پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ نمبر 20۔ ہر رکعت کے شروع میں تسمیہ مسنون ہے۔

مسئلہ نمبر 21۔ نماز میں جس کا وضو ٹوٹ جائے اگرچہ قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے تو وہ وضو کر
کے جہاں سے باقی ہے وہاں سے پڑھ سکتا ہے اس کو بنا کہتے ہیں لیکن افضل یہ ہے کہ سرے
سے پڑھے اسے استنار کہتے ہیں اس مسئلے میں عورت اور مرد دونوں پر ایک ہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر 22۔ اگر نماز میں ٹخنے شلوار یا چادر سے چھپے ہوئے ہوں تو نماز مکروہ تحریمی کے ساتھ ادا ہوگی
بلکہ نماز کے باہر بھی ٹخنے ننگے رکھنے کا حکم ہے۔ یہ حکم مردوں کے لئے ہے۔ اور عورتوں کے
لئے یہ ستر ہے۔

مسئلہ نمبر 23۔ نفلوں کی جماعت علی الاعلان کروانا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر 24۔ قرآن مجید میں چودہ سجدے ہیں اور ان سب جگہوں پر پڑھنے والے اور سننے والے
دونوں پر سجدہ کرنا واجب ہے خواہ سننے والے نے قرآن مجید سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو
سجدہ تلاوت یوں کرے کہ بغیر دونوں ہاتھ اُٹھائے اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلا
جائے تین بار تسبیح پڑھے اور اللہ اکبر کہ کر سر اٹھالے۔ نہ تشہد پڑھے اور نہ سلام پھیرے۔

نماز جمعہ

نماز جمعہ مردوں پر فرض ہے عورتوں پر فرض نہیں۔ خواتین پر ظہر کی نماز ہے۔

نماز جمعہ کیلئے پہلے سے جانا، مسواک کرنا، اچھے اور سفید کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، پہلی صف میں
بیٹھنا مستحب ہے اور غسل کرنا سنت ہے۔

مسئلہ نمبر 1۔ اگر کوئی آدمی جمعہ کی نماز سے رہ گیا تو وہ ظہر کی نماز ادا کرے۔

مسئلہ نمبر 2۔ جمعۃ المبارک کی نماز سے پہلے دو خطبے ہیں جن کا سننا واجب ہے۔ جب امام خطبہ کیلئے کھڑا

ہواس وقت سے ختم نماز تک ذکر اذکار ہر قسم کا کلام منع ہے۔

مسئلہ نمبر 3۔ جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا سلام وجواب وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں۔تمام حاضرین پر خطبہ سننا اور چپ رہنا فرض ہے اور جب خطیب درود شریف پڑھے تو حاضرین دل میں پڑھ لیں۔

نماز وتر

وتر کی تیسری رکعت میں الحمد کے ساتھ کوئی سورت ملا کر پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر باندھ لے پھر دعائے قنوت پڑھے اور پھر رکوع کرے۔

مسئلہ نمبر 1۔ جس کو دعائے قنوت نہ آتی ہو وہ یہ دعا پڑھے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

مسئلہ نمبر 2۔ وتر کی تیسری رکعت میں الحمد اور کوئی سورت پڑھ کر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو واپس نہ آئے بلکہ رکوع پورا کرے آخر میں سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے وتر ہو گئے۔

مسئلہ نمبر 3۔ جس آدمی کے وتر فوت ہو گئے اس پر وتر کی قضا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر 4۔ جس آدمی نے رمضان میں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہیں کی بلکہ تنہا پڑھی تو وہ وتر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے تو یہ افضل ہے اگر چہ تراویح بھی بیس پوری نہ پڑھی ہوں جماعت کے بعد وہ بھی پوری بیس کرے۔

امامت

شرائط امامت۔ مسلمان، عاقل، بالغ، مرد اور قرأت پر قادر ہونا۔ معذور نہ ہونا۔

امامت کے لائق عالم دین ہے یا کم از کم اتنا علم رکھتا ہو کہ نماز کو مسنون طریقے سے پڑھا سکے۔ طہارت ونماز کے مسائل جانتا ہو اور قرأت کا تلفظ بھی صحیح ادا کرتا ہو۔

مسئلہ نمبر 1۔ بد مذہب کو امام بنانا صحیح نہیں اس کے پیچھے نماز ادا نہیں ہوگی جیسے وہابیہ، رافضیہ وغیرہ۔

مسئلہ نمبر 2۔ داڑھی مونڈھنے والا فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے جو نماز مکروہ تحریمی کے ساتھ ادا ہو وہ واجب الاعادہ ہے یعنی اس کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر 3۔ مسلمان عاقل بالغ قادر پر جماعت واجب ہے بلا عذر شرعی ایک بار بھی چھوڑنے والا گناہ گار اور مستحق سزا ہے۔

مسئلہ نمبر 4۔ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے۔

ا۔ تکبیرات عیدین ۲۔ قعدہ اولی ۳۔ تلاوت ۴۔ سجدہ سہو ۵۔ قنوت

مسئلہ نمبر 5۔ مقتدی کے لئے جائز نہیں کہ وہ امام کے پیچھے قرات کرے امام جہری نماز پڑھ رہا ہو یا سری کسی حالت میں مقتدی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ یا اس کے ساتھ سورت نہ پڑھے بلکہ خاموش ہو کر امام کی قرات سنے چاہے آواز آئے یا نہ آئے۔

مسئلہ نمبر 6۔ امام کے پیچھے ولا الضالین کے بعد بلند آواز سے آمین کہنا سنت نہیں ہے بلکہ آہستہ آواز میں آمین کہنا سنت ہے۔

مسئلہ نمبر 7۔ غلام، اندھے، دیہاتی، ولدزنا کی امامت مکروہ تنزیہی ہے۔ جاہل فاسق اور بدعتی کی امامت مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر غلام اور ولدزنا عالم اور متقی ہو تو ان کی امامت مکروہ نہیں۔

مسئلہ نمبر 8۔ عورتوں کی جماعت مکروہ ہے۔ لیکن عورتیں اگر ایسا کریں تو ان کی امام درمیان میں کھڑی ہو۔ البتہ عورت کسی مرد کی امام نہیں بن سکتی۔

مسئلہ نمبر 9۔ امام رکوع میں ہے اور نمازی تکبیر تحریمہ پڑھنے کے بعد تین بار تسبیح پڑھنے کی مقدار جتنا کھڑا ہو کر پھر رکوع میں جائے اگر امام کے ساتھ سبحان ربی العظیم کی مقدار رکوع پایا تو اس نے وہ رکعت پالی اور اگر امام نے سر اٹھا لیا تو وہ رکعت چھوٹ گئی بعض لوگ امام کو رکوع میں دیکھ کر جلدی سے تکبیر کہہ کر بغیر قیام کئے رکوع میں چلے جاتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ قیام فرض ہے۔ ایسے میں وہ رکعت نہیں ہوگی۔

مسئلہ نمبر 10۔ عورتیں کسی بھی نماز کے لئے مسجد میں نہ جائیں کہ عورتوں کا نماز کے لئے مسجد میں جانا جائز نہیں ہے مگر جمعہ کے دن جس مسجد میں عالم سنی ہو تو اس کی تقریر سننے کے لئے تاکہ علم دین حاصل ہو علم کے حصول کے لئے چلی جائیں۔

نماز مسافر

مسافر وہ شخص ہے جس نے تقریبا 95 کلو میٹر سفر کرنا ہو اور اس جگہ اس نے پندرہ دن سے کم قیام کرنا ہو۔ مسافر پر واجب ہے کہ چار رکعت والی فرض نماز کو قصر کر کے ادا کرے۔ سنن اور نوافل میں قصر نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر 1۔ مسافر چار رکعت فرض میں قصر کرے یعنی جس فرض کی چار رکعت ہیں وہ دو رکعت پڑھے گا اگر دو یا تین رکعت ہے تو ساری رکعتیں ادا کرنی ہوں گی۔ مثلا ظہر، عصر، عشاء کی نماز چار رکعت کی بجائے دو دو کر کے اور فجر کی نماز دو رکعت اور مغرب کی نماز تین رکعت ہی پڑھے گا۔

نوٹ: مسافر اگر امام کے ساتھ نماز پڑھے گا پہلی دو رکعت فرض اور باقی دو رکعت نفل ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر 2۔ حالت سفر میں نماز قضا ہو جائے تو وہ قصر ہی قضا کرے گا اگر چہ اپنے گھر واپس پہنچ چکا ہو اور حالت اقامت میں جو نماز قضا ہوئی وہ پوری نماز پڑھے گا اگر چہ حالت سفر میں قضا نماز پڑھنا چاہے۔

مسئلہ نمبر 3۔ مسافر جب تک اپنے شہر میں داخل نہ ہو وہ مسافر ہی رہے گا قضا ہونے والی نماز کا آخری وقت دیکھا جائے گا اس وقت آدمی مسافر تھا یا مقیم۔

قضاء نماز

جب ایک نماز کا وقت گزر جائے تو وہ کسی بھی وقت قضا کی جا سکتی ہے اگلی نماز سے پہلے بھی اور بعد بھی مگر تین مکروہ اوقات میں قضا نہ کرے۔

نمازی کو ہر وقت نماز کی فکر ہونی چاہیئے سستی کرتے ہوئے جان بوجھ کر نماز قضا نہیں کرنی چاہیئے اس لئے کہ ایک نماز قضا کرنے کا گناہ دوسرا یہ کہ صرف فرضوں کی قضا ہوتی ہے سنن و نوافل کی قضا نہیں ہوتی، اس لئے سنن چھوٹ جانے کا گناہ۔ فرض قضا کرنے سے فرض تو ادا ہو گئے لیکن سنتوں کا گناہ ابھی سر پر رہا۔ بالفرض ایسا ہو جائے تو توبہ ، استغفار کرنی چاہیے۔

نوٹ۔ بعض لوگ استغفار استغفار استغفار پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے مقصود

حاصل نہیں ہوتا بلکہ جہاں کہیں بھی یہ لکھا ہو کہ استغفار پڑھو تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ استغفر اللہ کہو۔

مسئلہ نمبر 1۔ فجر کی نماز قضا ہوگئی اور زوال سے پہلے پڑھ لی تو سنتیں بھی پڑھے ورنہ نہیں فجر کے علاوہ سنتیں قضا ہوگئی تو ان کی قضا نہیں۔

مسئلہ نمبر 2۔ قضاء عمری کہ شب قدر یا اخیر جمعہ رمضان المبارک میں جماعت سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں ایک ہی نماز میں ادا ہوگئیں تو یہ باطل محض ہے۔

نماز عیدین

عیدین کی نماز واجب ہے مردوں پر نہ کہ عورتوں پر۔

عیدین کی نماز کا طریقہ وہی ہے جو فرضی نماز کا ہے البتہ اس میں چھ زائد تکبیریں ہیں۔ پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے تین تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے تین تکبیریں ہیں۔

مسئلہ۔ ایام تشریق میں فرض نماز کے بعد تکبیرات پڑھنی واجب ہیں مرد کے لئے بھی اور عورت کے لئے بھی۔ ایام تشریق 9 ذوالحجہ کی فجر سے لیکر, 13 ذوالحجہ کی عصر تک ہیں اور تکبیر یہ ہے۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

نماز تراویح

تراویح مرد اور عورت دونوں پر بالاجماع سنت موکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔

تراویح کی کل رکعتیں بیس ہیں یعنی اس میں پانچ ترویحے ہوتے ہیں ایک ترویحۃ چار رکعت کا ہے جو دو دو رکعت کر کے پڑھتے ہیں اور ہر ترویحے سے پہلے تسبیح تراویح پڑھتے ہیں۔

باب سجود السہو

سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے جب نماز میں کسی فرض یا واجب میں تاخیر ہو جائے یا کوئی واجب رہ

جائے۔ سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے تشہد پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیر دے اور دو سجدے کرے پھر تشہد، درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔

1۔ امام کو سہو ہونا مقتدیوں پر بھی سجدہ سہو واجب کر دیتا ہے۔ لیکن اگر مقتدی پر سہو ہو جائے تو امام پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا اور نہ ہی مقتدی پر لازم ہوتا ہے۔

2۔ اگر کوئی قعدہ اولی کو بھول گیا اور کھڑا ہونے لگا تو اسے یاد آ گیا تو پھر دیکھے کہ ٹانگوں کی قینچی کھلی ہے کہ نہیں اگر قینچی نہیں کھلی تو فورا بیٹھ جائے تشہد پڑھے سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہوگا اور اگر قینچی کھل چکی ہے تو پھر نہ بیٹھے کھڑا ہی ہو جائے اور آخر میں سجدہ سہو کرے نماز درست ہو جائے گی۔

3۔ اگر کوئی پانچویں رکعت میں کھڑا ہو گیا اور اس نے قعدہ اخیرہ بھی کیا ہوا ہے اور اگر اسے پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے یاد آ جائے تو فورا بیٹھ کر دو سجدے کرے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ ایک اور رکعت ملائے تا کہ چار رکعت فرض ہو جائیں اور باقی دو رکعت نفل اس لئے کہ اس نے قعدہ اخیرہ کیا ہوا تھا

4۔ اگر کوئی پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوا اور قعدہ اخیرہ نہیں کیا تھا تو پانچویں کا سجدہ کرنے سے پہلے فورا بیٹھ جائے تشہد پڑھے سجدہ سہو کرے یعنی دو سجدے کرے پھر سلام پھیر دے تو نماز درست ہو جائے گی۔ اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا قعدہ اخیرہ بھی نہیں کیا تو فرض باطل ہو گئے اسے چاہیے کہ وہ ایک رکعت اور ملائے اور چھ نفل ہو گئے اور سجدہ سہو ضرور کرے اور فرض دوبارہ ادا کرے۔

5۔ ایک آدمی پر سجدہ سہو لازم ہے لیکن یہ بھی بھول گیا کہ سجدہ سہو کرنا ہے اور سلام پھیر دیا تو جب تک قبلہ سے نہ پھرے اور کلام نہ کرے تو سجدہ سہو یعنی دو سجدے کرے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے تو نماز درست ہو جائے گی۔ اسی طرح نمازی نے یہ خیال کیا کہ نماز مکمل کر لی ہے سلام پھیر لیا پھر معلوم ہوا کہ دو ہی رکعتیں پڑھی ہے ابھی نماز باقی ہے تو نماز مکمل کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔

6۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سنن اور نوافل کی تمام رکعتوں میں الحمد کے بعد کوئی سورت نہ پڑھی قعدہ اولی میں تشہد کے بعد اللھم صل علی محمد پڑھا تشہد میں سے کچھ رہ گیا قنوت یا تکبیر قنوت رہ گئی یا امام تکبیرات عیدین بھول گیا تین رکعت کے بعد بیٹھ گیا حالانکہ چوتھی پڑھنی ہے پھر یاد آنے پر چوتھی پڑھی کسی رکعت میں دوسرا سجدہ رہ گیا وہ نماز کے درمیان آخر تک کسی وقت سجدہ کر لے

لیکن قعدہ کے بعد وہ سجدہ کیا تو یہ قعدہ دوبارہ پڑھے پھر سجدہ سہو کرے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے ان سب صورتوں میں سجدہ سہو لازمی ہو جاتا ہے۔

جنازے کا بیان

شرائط نماز جنازہ:۔

نماز جنازہ میں دو طرح کی شرطیں ہیں

i۔ مصلیٰ کے متعلق ii۔ میت کے متعلق

ا۔مصلیٰ کے متعلق:

مصلیٰ کے لحاظ سے وہی شرائط ہیں جو مطلق نماز کے لئے بیان ہوئی ہیں۔

ii۔میت کے متعلق

نماز جنازہ میں میت سے متعلق سات شرائط ہیں

i۔ میت کا مسلمان ہونا

ii۔ میت کے بدن و کفن کا پاک ہونا

iii۔ میت کا وہاں موجود ہونا

iv۔ جنازہ زمین پر رکھا ہونا

v۔ جنازہ مصلیٰ کے آگے قبلہ شریف کو ہونا

vi۔ میت کے بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے چھپا ہونا

vii۔ میت امام کے محاذی ہو

فرائضِ نماز جنازہ:۔

نماز جنازہ میں دو رکن ہیں

i۔ چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا ii۔ قیام

طریقہ نماز جنازہ

نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھوں کو قبلہ کی طرف سیدھے رکھتے ہوئے کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے حسب دستور باندھ لے اور ثناء پڑھے۔ پھر ہاتھ اٹھائے بغیر اللہ اکبر کہے اور درود شریف پڑھے پھر ہاتھ اٹھائے بغیر تیسری مرتبہ اللہ اکبر کہے اور دعا پڑھے پھر ہاتھ اٹھائے بغیر چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہے اور بغیر کوئی دعا پڑھے ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔ غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں کیونکہ نماز جنازہ کے لئے میت کا وہاں موجود ہونا شرط ہے۔

مسئلہ نمبر 2۔ جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ دہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قبلہ کو منہ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کو قدرے اونچا رکھیں اور قبلہ کو منہ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت میں ہے چھوڑ دیں۔

مسئلہ نمبر 3۔ جانکنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی ہو اسے تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں

'اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ"

مگر اس کو یہ کہنے کا حکم نہ کریں۔

مسئلہ نمبر 4۔ مکان میں کوئی تصویر یا کتا ہو تو فوراً نکال دیا جائے کہ جہاں یہ چیزیں ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

مسئلہ نمبر 5۔ آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھیں

بسم اللہ و علی ملۃ رسول اللہ

مسئلہ نمبر 6۔ عورت مر جائے تو شوہر اسے دیکھ سکتا ہے۔ عوام میں یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازے کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے یہ محض غلط ہے۔ صرف نہلانے اور اس کے بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

مسئلہ نمبر 7۔کفن میں مرد کے لئے سنت تین کپڑے ہیں

i۔ لفافہ ii۔ ازار iii۔ قمیص

عورت کے لئے پانچ کپڑے مسنون ہیں

تین یہ اور iv۔ اوڑھنی v۔ سینہ بند

لفافہ:۔ یعنی چادر اس کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔

ازار:۔ یعنی تہبند' چوٹی سے قدم تک

قمیص:۔ یعنی کفنی' گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک' یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہوں مرد کی کفنی مونڈھے پر چیریں اور عورت کے لئے سینہ کی طرف

اوڑھنی:۔ یہ تین ہاتھ کی ہونی چاہیے یعنی ڈیڑھ گز

سینہ بند:۔ پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔

مسئلہ نمبر 8۔سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں ایک ایک پایہ ایک ایک شخص لے۔اور یہ بھی سنت ہے کہ ایک شخص یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ پہلے دہنے سرہانے کندھا دے پھر دہنی پائنتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتی۔

مسئلہ نمبر 9۔نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پہلے کلمہ کی انگلی سے پیشانی پر بسم اللہ اور سینہ پر کلمہ طیبہ لکھیں۔

مسئلہ نمبر 10۔زیارت قبور مستحب ہے سب سے افضل دن جمعہ وقت صبح ہے۔اولیائے کرام کی قبور پر بھی جانا جائز ہے اور وہ اپنے زائرین کو نفع پہنچاتے ہیں۔قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے اور قبر کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور کلام پاک پڑھے

مسئلہ نمبر 11۔حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مر جائے اور اس کو دفن کر چکو تو تم میں سے ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر یہ کہے

''یا فلاں بن فلانہ'' وہ سنے گا اور جواب نہیں دے گا۔پھر کہے'' یا فلاں بن فلانہ'' وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا۔پھر کہے'' یا فلاں بن فلانہ'' وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر واللہ تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے

کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے

(اذ کر) ما (خرجت) علیه من الدنیا شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا عبده و رسوله ﷺ (و انك رضیت) بالله ربا و بالاسلام دینا و بمحمد ﷺ نبیا و بالقرآن اماما۔

نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے اس پر کسی نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کی اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو فرمایا وہ حوا علیھا السلام کی طرف نسبت کرے۔

مسئلہ نمبر 12۔ قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے وہ تسبیح کریں گے اور میت کا دل بہلے گا۔

مسئلہ نمبر 13۔ تعزیت مسنون ہے۔

تعزیت میں یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت کرے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر عطا فرمائے اور اس مصیبت پر ثواب عطا فرمائے۔

مسئلہ نمبر 14۔ میت کے گھر والے تیجہ وغیرہ کے دن دعوت کریں تو ناجائز و بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے نہ کہ غم کے وقت اور اگر فقراء کو کھلائیں تو بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر 15۔ جن لوگوں سے قرآن مجید یا کلمہ طیبہ پڑھوایا ان کے لئے بھی کھانا تیار کرنا جائز نہیں ہے یعنی جبکہ ٹھہرالیا ہو یا معروف ہو یا وہ اغنیاء ہوں۔

کتاب الصوم

(روزے کا بیان)

روزے کی تعریف:

مسلمان کا عبادت کی نیت سے صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک اپنے آپ کو قصداً کھانے پینے اور جماع سے باز رکھنا روزہ کہلاتا ہے۔

سحری کا وقت:

سحری کا وقت صبح صادق سے پہلے کا ہے لہذا اذان کے دوران روزہ رکھنے کے لئے کھانا نہیں کھا سکتے۔ کیونکہ اذان صبح صادق کے بعد دی جاتی ہے

افطار کا وقت:

افطار کا وقت غروب آفتاب کا غالب گمان ہو جانے پر ہے آج کل ٹائم ٹیبل کے مطابق فوراً روزہ افطار کروا دیا جاتا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ غروب آفتاب کا جو وقت ہے اس پر چار پانچ منٹ زیادہ کر کے روزہ افطار کیا جائے۔

نوٹ:۔ عورت کا حیض ونفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔

روزہ توڑنے والی چیزیں

i۔ کھانے پینے یا جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔

ii۔ حقہ، سگار، سگریٹ وغیرہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

iii۔ عورت کا بوسہ لیا یا چھوا اور انزال ہو گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

iv۔ منہ بھر قے آئی اور اس نے خود واپس لوٹائی تو روزہ ٹوٹ گیا۔

روزے کا کفارہ

روزے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اگر غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے روزے رکھے اور اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلائے۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔ بھول کر کھایا، پیا، یا جماع کیا تو روزہ فاسد نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر 2۔ تیل یا سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ ذائقہ حلق میں محسوس ہوتا ہو۔

مسئلہ نمبر 3۔ عورت کا بوسہ لیا اور انزال نہیں ہوا تو روزہ فاسد نہیں ہوا۔ اسی طرح عورت نے مرد کو چھوا اور

مرد کو انزال ہو گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ نمبر 4۔ بھول کر جماع کر رہا تھا' یاد آتے ہی فوراً الگ ہو گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا اگرچہ جدا ہونے کے بعد انزال ہو جائے اسی طرح صبح صادق سے پہلے جماع میں مشغول تھا صبح ہوتے ہی الگ ہو گیا تو روزہ نہ گیا اگرچہ جدا ہونے کے بعد انزال ہو جائے۔

مسئلہ نمبر 5۔ روزہ رکھنے کے لئے جنابت سے خالی ہونا شرط نہیں ہے یعنی کوئی مرد یا عورت اگر جنبی ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اگر غسل کر کے سحری کا وقت باقی رہے گا تو پھر پہلے غسل کر لے اور پھر سحری کھائے لیکن اگر وقت میں اتنی گنجائش نہ ہو تو پہلے روزہ رکھ لے اور بعد میں غسل جنابت کر لے۔

مسئلہ نمبر 6۔ بھولے سے کھانا کھا رہا تھا یاد آتے ہی فوراً پھینک دیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ اسی طرح اگر صبح صادق سے پہلے کھا رہا تھا اور صبح ہوتے ہی اگل دیا تو روزہ نہ گیا اور اگر نگل گیا تو دونوں صورتوں میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر 7۔ احتلام ہوا یا غیبت کی روزہ نہیں ٹوٹا اگرچہ غیبت کی وجہ سے روزے کی نورانیت ختم ہو جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر 8۔ حیض ونفاس والی عورت صبح صادق سے پہلے حیض اور نفاس سے فارغ ہو گئی تو روزہ رکھنا فرض ہے اگرچہ صبح صادق کے بعد غسل کرے۔ یعنی جب خون آنا بند ہو جائے اور اسے معلوم ہو کہ اب نہیں آئے گا تو غسل کئے بغیر بھی روزہ رکھ سکتی ہے۔

مسئلہ نمبر 9۔ جان بوجھ کر روزہ توڑنے سے روزے کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہو جاتے ہیں پھر کفارہ ادا کرنا واجب وضروری ہے۔ لیکن اگر جان بوجھ کر روزہ نہ توڑے بلکہ کسی اور وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے تو روزہ کی صرف قضا کرے گا کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ نمبر 10۔ جس جگہ روزہ توڑنے سے کفارہ لازم ہوتا ہے اس میں شرط یہ ہے کہ رات سے ہی رمضان کے روزے کی نیت کی ہو اگر روزے کی نیت دن میں کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ کفارہ لازم ہونے کے بعد ایسا امر واقع نہ ہو جو روزہ کے منافی ہو مثلاً حیض یا نفاس اور ایسی بیماری جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

مسئلہ نمبر 11۔ روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں۔

مسئلہ نمبر 12۔ جھوٹ' چغلی' غیبت' گالی دینا' بے ہودہ بات' کسی کو تکلیف دینا یہ چیزیں ناجائز و حرام ہیں ان کی وجہ سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 13۔ روزہ دار کے لئے کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر 14۔ سحری کھانا اور اس میں تاخیر کرنا مستحب ہے مگر اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ صبح ہونے کا شک ہو جائے۔

مسئلہ نمبر 15۔ افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے مگر افطار اس وقت کرے کہ غروب کا غالب گمان ہو جب تک گمان غالب نہ ہو افطار نہ کرے اگرچہ موذن نے اذان کہہ دی ہے۔

مسئلہ نمبر 16۔ مسافر' حاملہ' دودھ پلانے والی' بیمار' ضعیف آدمی اور مجاہد اگر روزہ نہ رکھیں تو گنہگار نہیں۔

مسئلہ نمبر 17۔ عورت کو جب حیض و نفاس آ گیا تو روزہ ختم ہو گیا لیکن اس دن افطاری تک نہ کچھ کھائے نہ پئے بلکہ روزہ پورا کرے اور اس دن کی قضا بھی ہو گی۔

مسئلہ نمبر 18۔ شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہو گئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی اب نہ رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اسمیں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ وہ روزہ رکھ سکے گا اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور روزے کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلانا اس پر واجب ہے یا وہ روزے کے بدلے میں صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دے دے۔

اعتکاف کا بیان

مسئلہ نمبر 19۔ مسجد میں اللہ کے لئے نیت کے ساتھ ٹھہرنا اعتکاف ہے اور اس کے لئے مسلمان کا عاقل ہونا اور جنابت و حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ بلوغ شرط نہیں ہے بلکہ نابالغ جو تمیز رکھتا ہے اس کا اعتکاف کرنا بھی صحیح ہے۔

مسئلہ نمبر 20۔ عورت کو مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے بلکہ وہ گھر میں ہی اعتکاف کرے مگر اس جگہ کرے جو اس نے نماز پڑھنے کے لئے مقرر کر رکھی ہے جسے مسجد بیت کہتے ہیں اور عورت کے لئے یہ

مستحب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لئے کوئی جگہ مقرر کرلے اور اسے چاہیے کہ اس جگہ کو پاک صاف رکھے بلکہ مرد کو بھی چاہیے کہ گھر میں کوئی جگہ مقرر کرلے کہ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ نمبر 21۔ اگر عورت نے نماز کے لئے کوئی جگہ مقرر نہیں کررکھی ہے تو گھر میں اعتکاف نہیں کرسکتی البتہ اعتکاف کرنے کا جب ارادہ کرے تو اس سے پہلے کسی جگہ کو نماز کے لئے خاص کرلے پھر اعتکاف کرسکتی ہے۔

مسئلہ نمبر 22۔ معتکف مسجد کی حدود کے بارے میں متولی سے پوچھ لے اور اپنے امام سے اس کے چند مسائل بھی سیکھ لے۔

روزہ ٹوٹنے کا حکم:

جس شخص کا روزہ ٹوٹ جائے اس پر دن کے باقی حصے میں کھانے پینے سے باز رہنا واجب ہے اسی طرح حیض ونفاس والی عورتیں طلوع فجر کے بعد پاک ہوں تو وہ بھی باقی دن کھانے پینے سے باز رہیں ان سب پر روزے کی قضا ہوگی۔

کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ کی تعریف:

شریعت میں اپنے مال کا ایک حصہ جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے وہ مسلمان فقیر کو اللہ کے لئے دے کر مالک بنادینا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔ (وہ مسلمان فقیر نہ ہاشمی ہو نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام)

زکوٰۃ ہر آزاد مسلمان (مرد و عورت) مکلف مالک نصاب پر فرض ہے۔

موجب زکوٰۃ کی شرائط:

زکوٰۃ کے واجب ہونے کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

(مرد ہو یا عورت)

i۔ مسلمان ہونا۔

ii۔ بالغ ہونا۔

iii۔ عاقل ہونا۔

iv۔ آزاد ہونا۔

v۔ مال نصاب کا مالک ہونا۔

vi۔ مال نصاب پر پوری طرح قبضہ ہونا۔

vii۔ مال نصاب پر سال کا گزرنا (قمری سال)

viii۔ مال نصاب کا دین سے فارغ ہونا۔

ix۔ نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو۔

x۔ مال نامی ہونا۔ حقیقتاً یا حکماً

نوٹ:۔ حاجت اصلیہ یعنی جس کی طرف زندگی بسر کرنے میں آدمی کو ضرورت ہے جیسے

i۔ رہائش کا مکان ii۔ گرمیوں اور سردیوں کے کپڑے iii۔ خانہ داری کے سامان iv۔ سواری کے جانور v۔ کام کاج کے اوزار vi۔ گھریلو اخراجات vii۔ اہل علم کے لئے کتابیں viii۔ آلات حرب

زکوٰۃ کا نصاب:

نصاب نقدی یعنی سونے اور چاندی سے ہے۔ چاہے وہ ٹکڑا ہو' زیور ہو یا برتن ہو یا اس کی قیمت کے برابر تجارت کا سامان ہو یا اس کی قیمت کے برابر روپیہ پیسہ ہو۔

سونے سے نصاب زکوٰۃ:

سونے کا نصاب بیس مثقال ہے یعنی ''ساڑھے سات تولہ''

چاندی سے نصاب زکوٰۃ:

چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے یعنی ''ساڑھے باون تولہ''

مال تجارت سے نصاب زکوٰۃ:

مال تجارت کی قیمت سونے چاندی کے نصاب کو پہنچے یعنی تجارت کی جو چیز ہے اس کی اتنی قیمت ہو کہ اس سے ساڑھے باون تولہ چاندی خریدی جا سکے تو نصاب میں شمار ہوگا۔

نقدی، روپیہ پیسہ سے نصاب:

آدمی کے پاس اتنے روپے ہوں کہ اس سے ساڑھے باون تولہ چاندی خریدی جا سکے تو ان پیسوں پر زکوٰۃ کا نصاب پہنچ گیا۔

کتنا مال زکوٰۃ میں دیا جائے؟:

جب مال نصاب کو پہنچ جائے تو اپنے مال کا چالیسواں حصہ الگ کر کے زکوٰۃ ادا کر دی جائے یعنی کل مال کے چالیس حصے بنا کر انتالیس حصے اپنے پاس رکھ لئے جائیں اور چالیسواں حصہ اللہ کے لئے زکوٰۃ ادا کر دی جائے گی۔ مثلاً ساڑھے سات تولہ سونا ہے تو سوا دو ماشے زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر ساڑھے باون تولہ چاندی ہے تو ایک تولہ تین ماشہ چار رتی زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر بیس ہزار روپے ہیں یا مال تجارت ہے تو 500 روپے زکوٰۃ واجب ہے۔

نوٹ:۔ اگر سونے چاندی کی زکوٰۃ قیمت یعنی نقدی روپیہ پیسہ سے ادا کرنا چاہے تو اس سے بھی ادا کر سکتا ہے۔

نوٹ:۔ جس مرد یا عورت کا مال نصاب کو پہنچ جائے وہ شخص صاحب نصاب کہلاتا ہے۔

ادائے زکوٰۃ کی شرائط:

ادائیگی کے صحیح ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں

i۔ نیت ii۔ مال زکوٰۃ کا فقیر کو مالک بنانا

زکوٰۃ کے مصارف:

زکوٰۃ کے مصارف سات ہیں

i۔ فقیر:

وہ شخص ہے جو اتنی چیز کا مالک ہو جو نہ تو نصاب کو پہنچتی ہو اور نہ ہی اس کی قیمت کو چاہے کسی بھی مال سے ہو اگرچہ وہ تندرست کمانے والا ہو۔

ii۔ مسکین:

وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔

iii۔ عامل:

وہ شخص ہے جسے بادشاہ اسلام نے زکوٰۃ اور عشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا۔ اسے کام کے لحاظ سے اتنا دیا جائے کہ اس کو اس کے مددگاروں کو متوسط طور پر کافی ہو مگر اتنا نہ دیا جائے کہ جو وصول کر لیا ہے اس کے نصف سے زیادہ ہو جائے۔

iv۔ رقاب:

رقاب سے مراد مکاتب غلام ہے۔ مکاتب وہ غلام ہے جس کو مالک نے کہا کہ اتنی رقم ادا کر کے تم آزاد ہو سکتے ہو۔

v۔ غارم:

غارم سے مراد مدیون ہے۔ یعنی مقروض جو قرض سے زائد نصاب اور نہ ہی اس کی قیمت کا مالک ہو۔

vi۔ فی سبیل اللہ:

یہ وہ شخص ہے جو غازیوں یا حاجیوں سے الگ منقطع ہو گیا۔

vii۔ ابن سبیل:

یعنی مسافر وہ شخص جس کے لئے وطن میں مال ہو لیکن اس کے پاس مال نہ ہو۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔ سال کے گزرنے کا مطلب یہ نہیں کہ مال نصاب کسی ایک جگہ پڑا رہے اور اسے ایک سال گزر جائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ

چاہے مال ایک جگہ پڑا رہے یا تجارت میں صرف کیا جائے یعنی اس کی تجارت کی جائے سونا چاہے استعمال میں ہو یا تجارت پر لگایا ہو دیکھا یہ جائے گا کہ

جس دن آدمی کا مال نصاب کو پہنچا تھا وہ دن کونسا ہے اس کو نوٹ کر لیا جائے پھر چاند کے حساب سے جب سال مکمل ہو جائے تو پھر حساب لگایا جائے کہ وہ صاحب نصاب ہے کہ نہیں؟ یعنی وہ ساڑھے

باون تولہ چاندی خرید سکتا ہے کہ نہیں ؟ اگر خرید سکتا ہے تو چونکہ سال مکمل ہو چکا ہے لہذا زکوٰۃ فرض ہو گئی۔

مسئلہ نمبر 2۔ میاں بیوی دونوں غنی ہیں یعنی صاحب نصاب ہیں تو شوہر اپنے مال سے زکوٰۃ نکالے گا اور عورت اپنے مال سے الگ زکوٰۃ نکالے گی دونوں اپنے اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کریں گے۔

مسئلہ نمبر 3۔ آدمی اپنی اصل یعنی ماں، باپ، دادا، دادی، نانی، نانا وغیرہ جس کی اولاد میں یہ ہے اور اپنی اولاد بیٹا، بیٹی، پوتی، پوتا، نواسا، نواسی وغیرہ کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ یونہی صدقہ فطر ونذر وکفارہ بھی انہیں دے سکتا۔ رہا صدقہ نفل وہ دے سکتا ہے بلکہ بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر 4۔ عورت کو ماں باپ کے یہاں سے جو چیز ملتی ہے اس کی مالک عورت ہی ہے اس میں دو طرح کی چیزیں ہوتی ہیں

ایک حاجت کی جیسے خانہ داری کے سامان، پہننے کے کپڑے، استعمال کے برتن اس قسم کی چیزیں کتنی ہی قیمت کی ہوں ان کی وجہ سے عورت غنی نہیں۔ دوسری وہ چیزیں جو حاجت اصلیہ سے زائد ہیں زینت کے لئے دی جاتی ہیں جیسے زیور اور حاجت کے علاوہ اسباب اور برتن اور آنے جانے کے بیش قیمت بھاری جوڑے۔ ان چیزوں کی قیمت اگر بقدر نصاب ہے تو عورت غنی ہے زکوٰۃ نہیں لے سکتی۔

مسئلہ نمبر 5۔ بنی ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے، نہ غیر انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں نہ ایک ہاشمی دوسرے ہاشمی کو۔

بنی ہاشم سے مراد حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل اور حضرت عباس و حارث بن عبدا ✵ کی اولادیں ہیں ان کے علاوہ جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی اعانت نہ کی مثلاً ابولہب کہ اگرچہ یہ کافر بھی حضرت عبدا ✵ کا بیٹا تھا مگر اس کی اولادیں بنی ہاشم میں شمار نہ ہوں گی۔

مسئلہ نمبر 6۔ زکوٰۃ وصدقات وغیرہ میں افضل یہ ہے کہ

اولاً اپنے بھائیوں، بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو پھر چچا و پھوپھیوں کو پھر ان کی اولاد کو پھر ماموں اور خالہ کو پھر ان کی اولاد کو پھر رشتہ داروں کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے پیشہ والوں کو پھر اپنے شہر یا گاؤں کے رہنے والوں کو۔

صدقہ فطر کا بیان

صدقہ فطر ہر صاحب نصاب آزاد مسلمان پر عید الفطر کی صبح طلوع ہوتے وقت واجب ہے وہ

نصاب قرض، حاجت اصلیہ اور اہل وعیال کی ضرورتوں سے فارغ ہو۔ اس میں سال گزرنے کی کوئی شرط نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر 1۔ مرد مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچے کی طرف سے صدقہ فطر واجب ہے جبکہ بچہ خود مالک نصاب نہ ہو ورنہ اس کا صدقہ اسی کے مال سے ادا کیا جائے۔

مسئلہ نمبر 2۔ باپ نہ ہو یا باپ محتاج ہو تو دادا باپ کے قائمقام ہے۔

مسئلہ نمبر 3۔ ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ دینا واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر 4۔ عورت یا بالغ اولاد کا فطرہ ان کے بغیر اذن ادا کر دیا تو ادا ہو گیا بشرطیکہ اولاد ان کے عیال میں ہو یعنی اس کا نفقہ اس کے ذمے ہو۔

مسئلہ نمبر 5۔ صدقہ فطر کی مقدار آٹے کے اعتبار سے نصف صاع ہے۔ موجودہ پیمانے کے اعتبار سے سوا دو کلوگرام ہے۔

مسئلہ نمبر 6۔ صدقہ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں سوائے عامل کے کہ اس کے لئے زکوٰۃ ہے فطرہ نہیں۔

صدقہ وخیرات کا بیان

صدقہ بھی ایک نفلی نیکی ہے اور اس کا اجر وثواب بہت زیادہ ہے۔

صدقہ کی تعریف:

آدمی کا اپنے مال میں سے ضرورت سے زائد مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے دوسرے ضرورت مند انسانوں پر خرچ کرنا صدقہ کہلاتا ہے۔ عام ازیں کہ وہ صدقہ پیسے کی صورت میں کرے یا کپڑے وغیرہ دے یا کھانا پیش کرے یعنی گوشت کچا یا پکا یا خانہ داری کا سامان آٹا، چاول، دال وغیرہ۔

مسئلہ نمبر 1۔ صدقہ وخیرات کرتے وقت بھی پہلے قرابت کی طرف رجوع کیا جائے پھر کسی اور طرف۔ لیکن اگر کوئی سوال کرے تو جہاں تک ہو سکے سائل کو رد نہ کرے بلکہ صدقہ کر دینا چاہیے۔

مسئلہ نمبر 2۔ آج کل لوگ خصوصاً مستورات صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز گوشت یا دال وغیرہ لا کر کسی

دور جگہ پھینکوا دیتی ہیں یہ محض غلط ہے یہ مال کا ضیاع ہے اور کسی نیکی یا ثواب کی امید کرنا بھی غلط ہے۔ وہ صدقہ کسی ضرورت مند پر خرچ کرنا چاہیے اور دوسرے کو بتانا ضروری تو نہیں کہ یہ صدقہ ہے بلکہ اسے تحفہ ھدیۃً کہہ کر دے دے۔ یہاں یہ بھی سمجھ لیجئے کہ خدا نہ کرے جب کسی آدمی پر جادو یا ٹونہ ہوا ہو تو عامل صدقہ کرنے کو کہتے ہیں تو اس میں اکثر گوشت کا کہا جاتا ہے اور وہ دریاؤں میں بہایا جاتا ہے یا جس طرح عامل کہے اسی طرح کیا جائے۔ اب یہاں جادو یا ٹونے کو کاٹنے کے لئے صدقہ کیا جاتا ہے یہ صدقہ وہ نہیں ہے جو نفلی نیکی ہے یہ تو جن وغیرہ یا جادو دور کرنے کے لئے کوئی شے کسی دور جگہ یا نہر میں پھینکی جارہی ہے البتہ دریا میں گوشت پھینکنے سے ثواب ہوگا کہ مچھلیاں کھائیں گی لیکن اگر جادو وغیرہ کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مال خرچ کرنا ہے یا کسی حادثہ میں جان بخشی پر مال صدقہ کرنا ہے تو ایسا صدقہ اللہ کی رضا چاہنے کی وجہ سے نفلی نیکی ہے لہذا یہ نفلی نیکی تب ہی ملے گی جب اللہ کے ہی بتائے ہوئے بندوں پر مال خرچ کرے گا اور یہ صدقہ صرف مخصوص بندوں کے درمیان محصور نہیں ہے بلکہ اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اس کی مخلوق میں سے جس پر بھی مال خرچ کرے وہ صدقہ کہلائے گا۔ اسے ثواب حاصل ہوگا چاہے آدمی انسانوں کی خدمت کرے یا جانوروں کی خدمت کرے یا چرند پرند کی کرے یہ صدقہ ہے نیکی ہے۔

مال خرچ کرنا یعنی پیسہ دینا' کپڑے دینا' کھانا کھلانا' کھانے کا سامان دینا وغیرہ یہ مالی صدقہ ہے۔ جسم سے مخلوق کا بھلا کرنا یہ بھی صدقہ ہے کسی کی خیر خواہی کرنا راستے سے پتھر کو ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ نیکی کی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔

"سخی اللہ کو پسند ہے اگرچہ فاسق ہو"۔ (حدیث شریف)

صدقہ 70 بلاؤں سے نجات دیتا ہے یہ دردناک موت کو دور کرتا ہے۔ اللہ کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔ صدقہ اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دینا ہے جس کا پھل دنیا میں تو ملتا ہی ہے اور آخرت میں بھی اللہ کے ہاں اس کا اجر پائے گا۔

حصہ دوم

کتاب النکاح

نکاح کا بیان

نکاح کی تعریف:

شریعت میں دو گواہوں کی موجودگی میں مرد وعورت کے ایجاب وقبول کرنے کو نکاح کہتے ہیں۔

نکاح کی شرائط:

نکاح کے لئے چند شرطیں ہیں:۔ مسلمان مرد وعورت کا

i۔ عاقل ہونا

ii۔ بالغ ہونا (اگر نابالغ ہے تو ولی کی اجازت پر موقوف ہے)

iii۔ مسلمان آزاد عاقل بالغ دو گواہوں کا موجود ہونا

عام ازیں کہ وہ دونوں گواہ مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں

iv۔ ایجاب وقبول دونوں کا ایک مجلس میں ہونا

v۔ قبولِ ایجاب مخالف نہ ہو

vi۔ لڑکی بالغہ ہے تو اس کا راضی ہونا۔ (ولی اس کی رضا کے بغیر نکاح نہیں کرسکتا)

نکاح کے ارکان:

نکاح کے دو رکن ہیں

i۔ ایجاب ii۔ قبول

i۔ ایجاب:

اس قول کو کہتے ہیں جو احد المتعاقدین سے اولاً صادر ہو اور یہ مخاطب پر اثبات یا نفی میں جواب کو واجب کرتا ہے۔

ii۔ قبول:

اس قول کو کہتے ہیں جو احد المتعاقدین سے ثانیاً صادر ہو۔

نوٹ:۔ایجاب وقبول کو لفظ ماضی سے تعبیر کرنا ضروری ہے

جیسے پہلا کہے ''میں نے تجھ سے نکاح کیا'' اور دوسرا کہے ''میں نے قبول کیا'' یا ایجاب وقبول میں ایک لفظ مستقبل کا ہو اور دوسرا لفظ ماضی کا ہو جیسے اول کہے ''میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں'' اور ثانی بولے ''میں نے قبول کیا''۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔مرد کا پری سے یا عورت کا جن سے نکاح نہیں ہوسکتا اسی طرح عورت کا نکاح قرآن پاک سے یا کوئی ایسا کام جو عورت پر لازم کر دیا جائے کہ وہ عورت نکاح نہ کرا سکے یہ سب لغو اور بری رسمیں ہیں۔شریعت کی طرف سے عورت کو کھلی چھٹی ہے کہ ان رسموں میں نہ بندھے بلکہ نیک آدمی سے نکاح کر سکتی ہے نہ قرآن پاک سے نکاح ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی بری رسم عورت پر لازم ہوتی ہے۔

مسئلہ نمبر 2۔نکاح اور اس کے حقوق ادا کرنے میں اور اولاد کی تربیت میں مشغول رہنا نوافل میں مشغولی سے بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر 3۔نکاح میں یہ امور مستحب ہیں

i۔علانیہ ہونا

ii۔نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا

iii۔مسجد میں ہونا

iv۔جمعہ کے دن

v۔گواہان عادل کے سامنے

vi۔عورت' عمر حسب مال عزت میں مرد سے کم ہو اور چال چلن' اخلاق وتقویٰ اور جمال میں بیش ہو۔

vii۔جس سے نکاح کرنا ہو اسے کسی معتبر عورت کو بھیج کر دکھوا لے اور عادت وسلیقہ وغیرہ کی خوب

جان پہچان کرلے کہ آئندہ خرابیاں نہ پڑیں۔

viii۔کوئی آدمی اپنی جوان لڑکی کا بوڑھے سے نکاح نہ کرے۔

ix۔عورت کو چاہیئے مرد دیندار' خوش خلق' مالدار' سخی سے نکاح کرے فاسق بدکار سے نہیں۔

مسئلہ نمبر 4۔عورت عاقلہ بالغہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کوئی نہیں کرسکتا نہ اس کا باپ نہ بادشاہ اسلام۔کنواری ہو یا ثیب۔

محرمات کا بیان

محرمات:۔

وہ عورتیں جن سے نکاح حرام ہے ان کو محرمات کہتے ہیں۔محرمات سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

محرمات کی دو اقسام ہیں:۔

i۔ محرمہ ابدی ii۔ محرمہ غیر ابدی

i۔محرمہ ابدی:۔

وہ عورت ہے جو ہمیشہ کے لئے حرام ہے اس کے ساتھ کبھی بھی نکاح نہیں ہوسکتا جیسے ماں' بہن' بیٹی وغیرہ

ii۔ محرمہ غیر ابدی:۔

وہ عورت ہے جو کسی وجہ سے حرام ہے لیکن کبھی حلال بھی ہوسکتی ہے جیسے غیر کی منکوحہ یا معتدہ وغیرہ

محرمات مندرجہ ذیل ہیں

i۔ماں (دادی' نانی' پردادی' پرنانی اوپر تک سب ماں میں داخل ہیں)

ii۔بیٹی (پوتی' پرپوتی' نواسی' پرنواسی نیچے تک سب بیٹی میں شامل ہیں)

iii۔بہن (بہن خواہ حقیقی ہو یعنی ایک ماں باپ سے یا سوتیلی کہ باپ دونوں کا ایک اور مائیں دو یا ماں ایک ہے اور باپ دو)

iv۔پھوپھی۔

v۔خالہ (باپ' ماں' دادا' دادی' نانا' نانی وغیرہم اصول کی پھوپھیاں یا خالائیں اپنی

پھوپھی۔

اورخالہ کے حکم میں ہیں خواہ حقیقی ہوں یا سوتیلی' اسی طرح حقیقی یا علاتی پھوپھی کی پھوپھی حقیقی یا اخیافی خالہ کی خالہ)

vi۔بھتیجی

vii۔ بھانجی (ان دونوں سے مراد بھائی بہن کی اولادیں ہیں ان کی پوتیاں نواسیاں اسی حکم میں داخل ہیں)

viii۔زنا سے بیٹی' پوتی' بہن' بھتیجی' بھانجی بھی محرمات میں ہیں۔

ix۔رضاعی ماں

x۔ رضاعی بہن (جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہیں وہ رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہیں مگر رضاعی بھائی یا بہن کی ماں)

xi۔اپنی بیوی کی ماں یعنی ساس (اسی طرح زوجہ کی دادیاں' نانیاں)

xii۔اپنی بیوی کی بیٹی (ایسی بیوی جس کے ساتھ دخول کرلیا ہو اگر دخول نہیں کیا تو جائز ہے)

xiii۔اپنے بیٹے کی بیوی' اسی طرح اپنی اولاد کے بیٹوں کی بیوی۔

xiv۔دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔اسی طرح لونڈی کا حکم ہے۔

xv۔آباؤ اجداد کی بیوی۔

xvi۔ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا بھی حرام ہے کہ ان میں سے ایک عورت کو مذکر فرض کر دیں تو ان کا آپس میں نکاح جائز نہیں۔ مثلاً لڑکی اور اس کی پھوپھی کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے جیسے دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔لڑکی اور پھوپھی میں سے ایک کو لڑکا فرض کریں تو ان میں پھوپھی بھتیجے کا رشتہ ہوگا یا چچا بھتیجی کا۔

xvii۔شادی شدہ عورتیں

xviii۔مشرک یا کافر

xiv۔مولیٰ کا اپنی باندی اور عورت کا اپنے غلام سے نکاح ممنوع ہے۔

xx۔مسلمان عورت کا نکاح مسلمان مرد کے سوا کسی مذہب والے سے نہیں ہوسکتا۔

xxi۔حرہ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنا حرام ہے۔

xxii۔ایک وقت میں آزاد شخص کو چار عورتیں اور غلام کو دو عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت ہے اور آزاد مرد کو کنیز کا اختیار ہے اس کے لئے کوئی حد نہیں۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔مصاہرت کہتے ہیں دامادی رشتہ کو اور شریعت میں اس کی حرمت ہے۔یعنی ایک آدمی نے عورت سے نکاح کیا پھر اس سے وطی کی یا خلوت صحیحہ پائی گئی تو اس عورت کی لڑکی آدمی پر حرام ہے اس کو حرمت مصاہرت کہتے ہیں اسی طرح اس عورت کے اصول ماں' دادیاں' نانیاں وغیرہ حرام ہو جائیں گی۔

جہاں حرمت مصاہرت پائی جائے وہاں ہمیشہ ہمیشہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ نمبر 2۔جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا تو زانی پر زانیہ کی ماں اور اس کی بیٹی حرام ہو گئیں اس لئے کہ زنا سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے۔اسی طرح وہ عورت زانیہ اس زانی شخص کے باپ' دادا اور بیٹوں پر حرام ہو جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر 3۔حرمت مصاہرت جس طرح وطی سے ہوتی ہے اسی طرح بشہوت چھونے اور بوسہ لینے اور فرج داخل کی طرف نظر کرنے اور گلے لگانے اور دانت سے کاٹنے اور مباشرت یہانتک کہ سر پر جو بال ہیں انہیں چھونے سے بھی حرمت ہو جاتی ہے خواہ یہ باتیں جائز طور پر ہوں یا ناجائز طور پر۔

مسئلہ نمبر 4۔نظر اور چھونے میں حرمت تب ثابت ہو گی کہ جب انزال نہ ہو اور انزال ہو گیا تو حرمت مصاہرت نہ ہو گی۔

مسئلہ نمبر 5۔عورت نے شہوت کے ساتھ مرد کو چھوا یا بوسہ لیا تو حرمت مصاہرت ہو گئی تو اس مرد پر اس عورت کی ماں اور بیٹی حرام ہو گئیں اسی طرح اگر مرد نے شہوت کے ساتھ عورت کو چھوا یا بوسہ لیا تو حرمت مصاہرت ہو گئی۔

مسئلہ نمبر 6۔مصاہرت کے لئے شرط ہے کہ عورت مشتہاۃ ہو یعنی نو برس سے کم عمر کی نہ ہو نیز یہ کہ زندہ

ہو۔

مسئلہ نمبر 7۔ یہ افعال قصداً ہوں یا بھول کر یا غلطی سے یا مجبوراً بہر حال مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔
مثلاً اندھیری رات میں مرد نے اپنی عورت کو جماع کے لئے اٹھانا چاہا غلطی سے شہوت کے ساتھ مشتہاۃ لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا اس کی بیوی ہمیشہ کے لئے اس شخص پر حرام ہوگئی۔ اس طرح اگر عورت نے شوہر کو اٹھانا چاہا اور شہوت کے ساتھ ہاتھ لڑکے پر پڑ گیا جو قابل شہوت (12 سال عمر) تھا ہمیشہ کو اپنے اس شوہر پر حرام ہوگئی۔

مسئلہ نمبر 8۔ نظر سے حرمت ثابت ہونے کے لئے نظر کرنے والے میں شہوت پائی جانا ضروری ہے اور بوسہ لینے' گلے لگانے' چھونے وغیرہ میں ان دونوں میں سے ایک کو شہوت ہو جانا کافی ہے اگرچہ دوسرے کو نہ ہو۔

مسئلہ نمبر 9۔ کسی سے پوچھا گیا تو نے اپنی ساس کے ساتھ کیا کیا؟ اس نے کہا جماع کیا۔ حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی۔ اب اگر کہے میں نے جھوٹ کہہ دیا تھا نہیں مانا جائے گا بلکہ اگر مذاق میں کہہ دیا ہو جب بھی یہی حکم ہے۔ اس کی بیوی اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی۔ اسی طرح ساس کا شہوت کے ساتھ داماد کو چھونا یا داماد کا ساس کو شہوت سے چھونا اور اسی طرح سسر کا بہو کو شہوت سے چھونا یا بہو کا سسر کو شہوت سے چھونا یہ سب حرمت مصاہرت کی مثالیں ہیں۔ داماد کے لئے ساس کی بیٹی حرام' بہو کے لئے سسر کا بیٹا حرام

مسئلہ نمبر 10۔ عورت کی شرمگاہ کو چھوا یا پستان کو اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قول معتبر نہیں۔

مسئلہ نمبر 11۔ مسلمان کا نکاح مجوسیہ' بت پرست' آفتاب پرست' ستارہ پرست عورت سے نہیں ہو سکتا خواہ یہ عورتیں حرہ ہوں یا باندیاں۔ غرض کتابیہ کے سوا کسی کافرہ عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ نمبر 12۔ مسلمان عورت کا نکاح مسلمان مرد کے سوا کسی مذہب والے سے نہیں ہو سکتا۔ عورت صحیح العقیدہ سنی ہو تو مرد صحیح العقیدہ سنی کے علاوہ کسی فرقے والے سے نکاح جائز نہیں۔

نکاح موقت و نکاح متعہ

نکاح موقت یا نکاح متعہ دونوں حرام ہیں یعنی نکاح ہی نہیں ہوتا

نکاح موقت:

یہ ہے کہ کوئی شخص دو گواہوں کی موجودگی میں ایک محدود مدت کے لئے نکاح کرے۔ مثلاً دس دن کے لئے، ایک سال کے لئے، وغیرہ وغیرہ فقہاء کرام نکاح موقت کی حرمت کے قائل ہیں۔

نکاح متعہ:

نکاح متعہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی عورت سے یہ کہے کہ میں مقررہ مال کے بدلے معینہ مدت تک نفع اٹھاؤں گا۔ تمام آئمہ، متعہ کی حرمت کے قائل ہیں۔

کفو کا بیان

کفو کی تعریف:

کفو کا مطلب یہ ہے کہ مرد، عورت سے نسبت وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیاء کے لئے باعث ننگ و عار ہو۔

کفایت صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگرچہ کم درجہ کی ہو اس کا اعتبار نہیں۔

کفایت کا اعتبار:

کفایت میں چھ چیزوں کا اعتبار ہوتا ہے

i۔ نسب   ii۔ اسلام   iii۔ حرفہ

iv۔ حریت   v۔ دیانت   vi۔ مال

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔ عرب کی تمام قومیں ایک دوسرے کی کفو ہیں۔ عجمی النسل عربی کا کفو نہیں مگر عالم دین۔

مسئلہ نمبر 2۔ جو خود مسلمان ہوا یعنی اس کے باپ دادا مسلمان نہ تھے وہ اس کا کفو نہیں جس کا باپ مسلمان

ہو۔اور جس کا صرف باپ مسلمان ہو وہ اس کا کفو نہیں جس کا دادا بھی مسلمان ہو۔ باپ دادا کے اسلام کا اعتبار غیر عرب میں ہے۔

مسئلہ نمبر 3۔ فاسق شخص متقی کی لڑکی کا کفو نہیں اگرچہ وہ لڑکی خود متقیہ نہ ہو اور یہ بات ظاہر ہے کہ فسق اعتقادی فسق عملی سے بدرجہا بدتر۔ لہذا سنی عورت کا کفو وہ بد مذہب نہیں ہو سکتا جس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو اور جو بد مذہب ایسے ہیں کہ ان کی بدمذہبی کفر کو پہنچی ہو ان سے تو نکاح ہی نہیں ہو سکتا کہ وہ مسلمان ہی نہیں کفو ہونا تو بڑی بات ہے۔ جیسے روافض و وہابیہ

مسئلہ نمبر 4۔ جن لوگوں کے پیشے ذلیل سمجھے جاتے ہیں وہ اچھے پیشے والوں کے کفو نہیں مثلاً جوتا بنانے والے' چمڑا پکانے والے' چرواہے' یہ ان کا کفو نہیں جو کپڑا بیچتے' عطر فروشی کرتے تجارت کرتے ہیں۔

اگر خود جوتا نہ بناتا ہو بلکہ کارخانہ دار ہے اس کے یہاں لوگ نوکر ہیں یا دکاندار ہے کہ بنے جوتے لیتا اور بیچتا ہے تو تاجر وغیرہ کا کفو ہے۔

مسئلہ نمبر 5۔ علم دین پڑھانے والے تاجر وغیرہ کے کفو ہیں بلکہ علمی فضیلت تو تمام فضیلتوں پر غالب ہے کہ تاجر وغیرہ عالم کے کفو نہیں۔

ولی کا بیان

ولی کی تعریف:

ولی وہ شخص ہے جس کا قول دوسرے پر نافذ ہو۔ دوسرا چاہے یا نہ چاہے

ولایت کی شرائط:

ولایت کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں

i۔ عاقل ہونا ii۔ بالغ ہونا

iii۔ مسلمان کے ولی کا مسلمان ہونا

نوٹ:۔ متقی ہونا شرط نہیں فاسق بھی ولی ہو سکتا ہے۔

ولایت کے اسباب:

ولایت کے چار اسباب ہیں

i۔ قرابت ii۔ ملک

iii۔ ولا iv۔ امامت

مہر کا بیان

مہر مال ہے جو نکاح کے بعد شوہر اپنی بیوی کو ادا کرتا ہے اور یہ واجب ہے

مہر کی شرعی حیثیت:

نکاح' مہر کو مرد پر واجب کرتا ہے۔ اس میں شارع اور زوجہ دونوں کا حق ہے اسی لئے جب مہر عورت کا حق ہے تو اس کی مقدار معین کرنے کا حق بھی عورت ہی کو ہے جتنا چاہے مہر لے اور اگر سارا مہر واپس کر دے تو اس کو اختیار ہے واپس کر سکتی ہے۔ بہر حال شریعت میں کم از کم مہر کی مقدار معلوم ہے اور زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ مرد مقدار سے زائد جتنا چاہے مہر دے دے ثواب کا مستحق ہے۔

مہر کی کم از کم مقدار:

مہر کی کم از کم شرعاً مقدار دس درہم ہے اس سے کم نہیں ہو سکتا۔ اگر درہم کے سوا کوئی اور چیز مہر ٹھہری تو اس کی قیمت عقد کے وقت دس درہم سے کم نہ ہو۔

نوٹ:۔ اکثر جاہلوں میں رواج ہے شادی پر محلے یا رشتے دار کی عورتیں جمع ہوتیں ہیں اور گاتی بجاتی ہیں یہ حرام ہے۔ ناچ باجے آتشبازی حرام ہیں۔

ہم نے مانا کہ یہ خوشی کا موقع ہے اور مدت کی آرزو کے بعد یہ دن دیکھنے نصیب ہوئے۔ بے شک خوشی کرو مگر حد سے گزرنا اور حد شرع سے باہر ہو جانا کسی عاقل کا کام نہیں۔

جو لوگ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی نافرمانی کرتے ہیں تو ان پر دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے اور ان کے لئے عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (قرآن کریم)

ولیمہ سنت ہے بہ نیت اتباع رسول اللہ ﷺ ولیمہ کرو۔ خویش و اقارب اور دیگر مسلمانوں کو کھانا کھلاؤ خوشی کا اظہار کرو۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کرے۔ اللہ اور

رسول ﷺ کی مخالفت سے بچے اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔

رضاعت کا بیان

رضاعت کی تعریف:

بچے کا مخصوص وقت میں عورت کا دودھ پینا اس کو رضاعت کہتے ہیں۔

رضاعت کا حکم:

رضاعت کا حکم یہ ہے کہ اس سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں جیسے بہن، ماں، بیٹی وغیرہ محرمات ہیں اسی طرح رضاعی بہن، رضاعی ماں، رضاعی بیٹی وغیرہ بھی محرمات میں شامل ہیں۔

مدت رضاعت:

بچے کو دو سال تک دودھ پلایا جائے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی یہ حکم دودھ پلانے کا ہے۔

نکاح حرام ہونے کے لئے ڈھائی برس کا زمانہ ہے مطلب یہ ہے کہ دو سال کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر عورت دودھ پلائے گی تو حرمت نکاح ثابت ہو جائے گی اور وہ رضاعی ماں کہلائے گی۔

اگر ڈھائی برس کے بعد بچے نے دودھ پیا کسی عورت کا تو حرمت نکاح نہیں اگرچہ پلانا جائز نہیں۔ رضاعت ثابت نہیں ہوتی وہ اس کی رضاعی ماں نہیں بنے گی۔

نوٹ: مدت رضاعت پوری ہونے کے بعد بطور علاج بھی دودھ پلانا جائز نہیں۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔ بچے نے جس عورت کا دودھ پیا وہ اس بچے کی ماں ہو جائے گی اور اس کا شوہر (جس کی وطی سے بچہ پیدا ہونے کے بعد دودھ اترا) اس دودھ پینے والے کا باپ ہو جائے گا اور اس

عورت کی تمام اولادیں اس کے بھائی بہن ہیں خواہ اسی شوہر سے ہوں یا دوسرے شوہر سے۔اس کے دودھ پینے سے پہلے کی ہوں یا بعد کی یا ساتھ کی۔اس عورت کا بھائی ماموں اس کی بہن خالہ۔

اسی طرح اس شوہر کی اولادیں اس کے بھائی بہن اوراس کے بھائی اس کے چچا اس کی بہنیں اس کی پھوپھیاں خواہ شوہر کی یہ اولادیں اسی عورت سے ہوں یا دوسری سے۔اسی طرح ہر ایک کے باپ ماں اس کے دادا' دادی' نانا' نانی

مسئلہ نمبر 2۔بچہ کو دودھ پلانا چھڑا دیا گیا ہے یعنی دو سال مکمل ہو گئے مگر بچہ ابھی ڈھائی برس کا نہیں ہوا اور کسی عورت نے دودھ پلا دیا تو رضاعت ثابت ہوگئی وہ عورت اس بچے کی رضاعی ماں ہے۔

اگر بچہ ڈھائی برس کا ہو گیا تو پھر کسی عورت نے دودھ پلایا تو رضاعت ثابت نہیں ہوتی وہ عورت اس کی ماں نہیں۔

مسئلہ نمبر 3۔رضاعت ثابت کرنے کے لئے دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے۔ صرف عورتوں کی شہادت کافی نہیں۔

مسئلہ نمبر 4۔مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا اور ایک عورت نے آکر کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اگر شوہر یا دونوں اس کی بات کو سچا مانتے ہوں تو نکاح فاسد ہے۔ اگر دونوں اس کی بات جھوٹی سمجھتے ہوں تو بہتر جدائی ہے اور اگر زوجہ اس خبر کی تصدیق کرے اور شوہر تکذیب تو نکاح فاسد نہیں مگر زوجہ شوہر سے حلف لے سکتی ہے اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو تفریق کردی جائے۔

طلاق کا بیان

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں۔

نوٹ: طلاق دینا جائز ہے مگر وجہ غیر شرعی ممنوع ہے اور وجہ شرعی ہو تو مباح اور بعض صورتوں میں مستحب ہے بعض صورتوں میں واجب

طلاق کی اقسام:

اس کی تین اقسام ہیں

i۔طلاق احسن ii۔طلاق حسن iii۔طلاق بدعت

طلاق احسن:

وہ طلاق ہے کہ مرد اپنی منکوحہ کو ایک طلاق دے۔ایسے طہر میں جس میں جماع نہیں کیا اور اس کو چھوڑے رکھے یہانتک کہ اس کی عدت گزر جائے۔

طلاق حسن:

وہ طلاق ہے کہ مرد اپنی بیوی مدخول بہا کو تین طہر میں تین طلاق دے۔

طلاق بدعت:

وہ طلاق ہے کہ شوہر اپنی زوجہ کو ایک کلمہ سے تین طلاق دے یا ایک طہر میں تین طلاقیں واقع کرے یہ ہمارے نزدیک حرام ہے لیکن اگر ایسا کر دیا تو طلاق ہو جائے گی اور عورت کے لئے حرمت غلیظہ ثابت ہوگی اور طلاق دینے والا گنہگار ہوگا۔

نوٹ: طلاق احسن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک بھی بہتر ہے دوسری بات یہ کہ ندامت سے بھی دور ہے اور عورت کو ضرر بھی بہت کم پہنچے گا اور اس میں حلالہ کے بغیر عدت کے بعد تجدید نکاح ہوسکتا ہے۔

رجعت کے اعتبار سے طلاق کی اقسام:

اس کی تین اقسام ہیں

i۔طلاق رجعی ii۔طلاق بائنہ iii۔طلاق مغلظہ

طلاق رجعی:

وہ طلاق ہے کہ جس میں عدت گزرنے سے پہلے پہلے بغیر نکاح کے رجوع کرسکتا ہے اور ایسا دو طلاق تک ہوسکتا ہے۔مثلاً ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیں پھر عدت گزرنے سے پہلے رجوع کرسکتا ہے نکاح کی ضرورت نہیں۔

لیکن یاد رہے کہ ایک یا دو طلاقیں صریح الفاظ کے ساتھ دی ہوں۔

طلاق بائنہ:

وہ طلاق ہے کہ جس میں نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور پھر رجوع کرنا ہو تو تجدید نکاح کرنا پڑے گا اور یہ بھی دو طلاق تک ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص نے اپنی زوجہ کو ایک یا دو طلاقیں صریح الفاظ کے ساتھ دیں اور پھر عدت بھی گزر گئی لیکن رجوع نہیں کیا یہ طلاق رجعی، طلاق بائنہ ہو جائیں گی یعنی نکاح ٹوٹ جائے گا مگر طلاق بائنہ میں بغیر حلالہ کئے تجدید نکاح کر کے اسے دوبارہ زوجہ بنا سکتا ہے اور باقی ایک طلاق کا حق رہ جائے گا یا اگر شوہر اپنی زوجہ کو کنایہ کے الفاظ کے ساتھ طلاق دے تو اسی وقت نکاح ٹوٹ جائے گا اور اسے طلاق بائنہ کہتے ہیں۔ مثلاً مرد کہے میں نے تجھے فارغ کیا اور اس کے ساتھ طلاق کی نیت کی تو طلاق بائنہ ہو گئی نکاح ٹوٹ گیا۔

طلاق مغلظہ:

وہ طلاق ہے کہ جس میں عورت اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی ہے اب حلالہ کے بغیر اس سے نکاح نہیں کر سکتی۔ مثلاً ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو یہ تین طلاقیں طلاق مغلظہ کہلاتی ہیں۔ چاہے ایک کلمہ کے ساتھ یعنی تجھے تین طلاقیں یا ایک مجلس میں ایک ایک کر کے کہے کہ تجھے طلاق، تجھے طلاق، تجھے طلاق۔

نوٹ: طلاق رجعی یا بائنہ کی عدت گزرنے پر عورت کو اختیار ہے چاہے تو پہلے شوہر سے تجدید نکاح کرے یا چاہے تو کسی اور مرد سے نکاح کرے کچھ حرج نہیں۔

طلاق مغلظہ کی عدت کے بعد ہر حال میں کسی دوسرے شخص سے ہی نکاح کرنا پڑے گا۔ پہلے شوہر کے ساتھ نکاح کی کوئی صورت نہیں سوائے حلالہ کے۔

رجعت کا بیان

رجعت کی تعریف:

ملک نکاح کو برابر دستور رکھنا رجعت کہلاتی ہے۔

رجعت کی شرائط:

اس کی پانچ شرطیں ہیں۔

i۔ لفظ صریحی کے ساتھ طلاق دینا۔

ii۔ طلاق کے عوض میں مال نہ ہو۔

iii۔ تین طلاقیں نہ واقع کرے۔

iv۔ عورت مدخول بہا ہو۔

v۔ عدت موجود ہو۔

رجعت کا مسنون طریقہ:

یہ ہے کہ کسی لفظ سے رجعت کرے اور رجعت پر دو عادل شخصوں کو گواہ کرے اور عورت کو بھی اس کی خبر دے کہ عدت کے بعد کسی اور سے نکاح نہ کرے۔ اگر کر لیا تو تفریق کر دی جائے اگرچہ دخول کر چکا ہو کہ یہ نکاح نہ ہوا۔

رجعت کے الفاظ:

i۔ میں نے تجھ سے رجوع کیا۔

ii۔ میں نے اپنی زوجہ سے رجوع کیا۔

iii۔ میں نے تجھ کو واپس لیا۔ iv۔ روک لیا۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔ تین چیزیں ایسی ہیں جو غمی اور خوشی دونوں میں واقع ہو جاتی ہیں

i۔ نکاح ii۔ طلاق iii۔ رجوع

غم ہو یا خوشی، غصہ ہو یا مذاق، یہ تین چیزیں واقع ہو جاتی ہیں مثلاً

i۔ کوئی مرد کسی عورت سے دو گواہوں کی موجودگی میں مذاقاً نکاح کرے یعنی ایجاب وقبول کرے مثلاً مرد کہے تو میری بیوی، عورت جواب میں کہے تو میرا شوہر تو نکاح ہو جائے گا اگرچہ مذاق کر رہے ہوں۔

ii۔اسی طرح اگر مذاق میں اپنی بیوی کو کہے اے مطلقہ تو اس کی بیوی کو ایک طلاق ہو گئی۔

iii۔اسی طرح رجوع بھی ہو جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 2۔کوئی اور لفظ کہنا چاہتا ہے زبان سے لفظ طلاق نکل گیا تو طلاق ہو گئی۔

مسئلہ نمبر 3۔ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دیں اس نے کہا تجھے تین طلاقیں تو طلاق مغلظہ واقع ہو گئی اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہو گئیں اور وہ اپنے شوہر پر حرام' عدت گزرنے کے بعد حلالہ کئے بغیر اس سے دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح کسی مرد نے کہا تجھے طلاق' طلاق' طلاق۔ایک ہی مجلس میں ایک ہی دفعہ تینوں طلاقیں دیں تو واقع ہو جائیں گی لیکن ایسا کرنا گناہ ہے۔

مسئلہ نمبر 4۔صریح الفاظ سے طلاق دے تو طلاق رجعی ہوتی ہے یعنی رجوع کرسکتا ہے بغیر نکاح کے لیکن اگر کنایہ کے الفاظ سے طلاق دی یعنی لفظ کنایہ کا ہو اور نیت طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے یعنی نکاح اسی وقت ٹوٹ گیا چاہے تو فوراً نکاح کرے چاہے عدت کے بعد۔

یعنی مرد نے کہا جا' نکل' روانہ ہو' میں نے تجھے فارغ کیا' اپنا نکاح کر' میں نے تجھے آزاد کیا' مجھے صورت نہ دکھا' بہت ہو چکی اب مہربانی فرمائیں وغیرہ وغیرہ اس کے ساتھ طلاق کی نیت کی تو طلاق بائنہ ہوگئی۔

نوٹ: بہار شریعت میں کنایہ کے الفاظ بڑی تفصیل سے لکھے ہوئے ہیں وہاں سے ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ نمبر 5۔رجعت میں عورت کی رضا کی ضرورت نہیں بلکہ اگر وہ انکار کرے پھر بھی ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر 6۔فرج داخل کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کرنا' وطی کرنا' شہوت کے ساتھ منہ یا رخسار یا تھوڑی یا پیشانی یا سر کا بوسہ لینا' بلا حائل بدن کو شہوت کے ساتھ چھونا یا حائل ہو تو بدن کی گرمی محسوس ہو۔ان تمام افعال کے ساتھ رجعت ہو جائے گی۔

عدت کا بیان

عدت کی تعریف:

عدت ان ایام کو کہتے ہیں جو عورت پر طلاق کے بعد یا شوہر کے فوت ہونے کے بعد انتظار میں گزارنے لازم ہوتے ہیں۔

عدت کی اقسام:

اس کی چار قسمیں ہیں

i۔ تین حیض ii۔ تین ماہ

iii۔ وضع حمل iv۔ 4 ماہ 10 دن

تین حیض :

ایسی مطلقہ جس کو حیض آتا ہے اور وہ حاملہ بھی نہیں اس کی عدت تین حیض ہے۔

تین ماہ :

ایسی مطلقہ جس کو صغر سنی یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہیں آتا اور وہ حاملہ بھی نہیں تو اس کی عدت تین ماہ ہے۔

وضع حمل:

ایسی مطلقہ جو حاملہ ہے اس کی عدت وضع حمل ہے۔

چار ماہ دس دن:

ایسی عورت جس کا شوہر فوت ہو جائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے اور اگر وہ عورت حاملہ بھی ہو تو وضع حمل اور چار ماہ دس دن میں سے جو عدت دیر سے ختم ہو گی وہ عدت لازم ہو گی۔

غیر مدخولہ:۔ وہ عورت جو غیر مدخولہ ہے اور خلوت صحیحہ بھی نہیں پائی گی تو اس کی کوئی عدت نہیں۔

سوگ کا بیان

سوگ کا مطلب:

زینت کو ترک کرنا یعنی ہر قسم کے زیور چاندی سونے جواہر وغیرہ اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے نہ پہنے۔ خوشبو کا بدن یا کپڑوں میں استعمال نہ کرے۔ سرمہ اور مہندی لگانا' سرخ رنگ کا کپڑا پہننا منع ہے۔ ان سب چیزوں کا ترک واجب ہے۔

مسئلہ نمبر 1۔ سوگ اس عورت پر ہے جو عاقلہ' بالغہ مسلمان ہو اور موت یا طلاق بائن کی عدت میں ہو۔

مسئلہ نمبر 2۔ کسی قریب کے مرجانے پر عورت کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے اس سے زائد کی نہیں اور عورت شوہر والی ہو تو شوہر اس سے بھی منع کر سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر 3۔ موت کی عدت میں اگر باہر جانے کی حاجت ہو کہ عورت کے پاس بقدر کفایت مال نہیں اور باہر جا کر محنت مزدوری کر کے لائے گی تو کام چلے گا تو اسے اجازت ہے کہ دن میں جائے اور رات کا اکثر حصہ اپنے مکان میں گزارے مگر حاجت سے زیادہ باہر ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔

مسئلہ نمبر 4۔ موت یا طلاق کے وقت جس مکان میں عورت کی رہائش تھی اسی مکان میں عدت پوری کرے۔ اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں سکونت نہیں کر سکتی مگر بہ ضرورت

مسئلہ نمبر 5۔ طلاق بائن ہو یا مغلظ اس کی عدت میں یہ ضروری ہے کہ شوہر و عورت میں پردہ بھی ہو یعنی کسی چیز سے آڑ کر دی جائے کہ ایک طرف شوہر رہے اور دوسری طرف عورت۔ عورت کا اس کے سامنے اپنا بدن چھپانا کافی نہیں اس واسطے کہ عورت اب اجنبیہ ہے اور اجنبیہ سے خلوت جائز نہیں بلکہ یہاں فتنہ کا زیادہ اندیشہ ہے اور اگر مکان میں تنگی ہو اتنا نہیں کہ دونوں الگ الگ رہ سکیں تو شوہر اتنے دنوں تک مکان چھوڑ دے یہ نہ کرے کہ عورت کو دوسرے مکان میں بھیج دے اور خود اس میں رہے کہ مکان بدلنے کی بغیر ضرورت اجازت نہیں اور اگر شوہر فاسق ہے تو اسے حکماً اس مکان سے علیحدہ کر دیا جائے اور اگر نہ نکلے تو اس مکان میں کوئی ثقہ عورت رکھ دی جائے جو فتنہ کے روکنے پر قادر ہو۔

مسئلہ نمبر 6۔ اگر طلاق رجعی ہو تو اس کی عدت میں کوئی پردہ نہیں اگرچہ شوہر فاسق ہو کہ یہ نکاح سے باہر نہیں ہوئی۔

نفقہ کا بیان

نفقہ سے مراد:

کھانا، کپڑا، رہائش کا مکان ہے

نفقہ کے واجب ہونے کے اسباب:

اس کے تین اسباب ہیں

i۔ زوجیت ii۔ نسب iii۔ ملک

مسئلہ نمبر 1۔ جس عورت سے نکاح صحیح ہوا اس کا نفقہ شوہر پر واجب ہے۔ عورت مسلمان ہو یا کافرہ، آزاد ہو یا مکاتبہ، محتاج ہو یا مالدار، دخول ہوا ہو یا نہیں، بالغہ ہو یا نابالغہ۔ مگر نابالغہ میں شرط یہ ہے کہ وہ مشتہاۃ ہو۔ شوہر کی جانب کوئی شرط نہیں چاہے کتنا ہی صغیر السن ہو اس پر نفقہ واجب ہے

مسئلہ نمبر 2۔ جس عورت کو طلاق دی گئی بہر حال عدت کے اندر نفقہ پائے گی۔ طلاق رجعی ہو یا بائن یا تین طلاقیں عورت کو حمل ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ نمبر 3۔ وفات کی عدت میں نفقہ واجب نہیں خواہ عورت کو حمل ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ نمبر 4۔ عورت، آٹا پیسنے، روٹی پکانے سے انکار کرتی ہے اگر وہ ایسے گھرانے کی ہے کہ ان کے یہاں کی عورتیں اپنے آپ پر کام نہیں کرتیں یا وہ بیمار یا کمزور ہے کہ نہیں کر سکتی تو پکا ہوا کھانا دینا ہوگا۔ عورت پکانے پر مجبور نہیں کی جا سکتی۔ اور اگر ایسے گھرانے کی نہیں اور نہ کوئی ایسا سبب ہے کہ کھانا نہ پکا سکے تو شوہر پر واجب نہیں کہ پکا ہوا اسے دے۔

مسئلہ نمبر 5۔ کھانا پکانے کے تمام برتن اور سامان شوہر پر واجب ہے۔ حسب حیثیت اعلیٰ، ادنیٰ، متوسط۔ اسی طرح حسب حیثیت گھر کا سامان مرد پر واجب ہے۔

مسئلہ نمبر 6۔ سال میں دو جوڑے کپڑے دینا واجب ہے ہر ششماہی پر ایک جوڑا۔ جب ایک جوڑا کپڑا دیدیا تو جب تک مدت پوری نہ ہو دوسرا دینا واجب نہیں۔ اگر مدت کے اندر کپڑا پھٹ گیا تو دوسرا کپڑا دینا واجب ہے لیکن اگر پھاڑ ڈالا اور عادۃً جس طرح پہنا جاتا ہے اس طرح پہنتی تو نہیں پھٹتا تو دوسرا کپڑا دینا واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر 7۔نفقہ کی مقدار معین کی جائے اور حیثیت کے مطابق نفقہ مقرر کر لیا جائے۔ جب شوہر مقرر نفقہ دے دے اور بیوی فضول خرچی سے اسے ختم کر دے تو جتنے دنوں کے لئے دیا تھا ان کے درمیان دوبارہ دینا واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر 8۔نفقہ کا تیسرا جز سکنیٰ ہے یعنی رہنے کا مکان۔ شوہر جو مکان عورت کو رہنے کے لئے دے وہ خالی ہو یعنی شوہر کے متعلقین وہاں نہ رہیں۔ اگر اس مکان میں شوہر کے متعلقین رہتے ہوں اور عورت نے اسی کو اختیار کیا کہ سب کے ساتھ رہے تو شوہر کے متعلقین سے خالی ہونے کی شرط نہیں۔

مسئلہ نمبر 9۔عورت اگر تنہا مکان چاہتی ہے شوہر کے متعلقین کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اگر مکان میں ایسا کمرہ ہے جس میں دروازہ ہو اور دوسروں کا راستہ بند کر سکتی ہے تو وہ جگہ دے دے۔ دوسرا مکان طلب کرنے کا اس کو اختیار نہیں بشرطیکہ شوہر کے رشتہ دار عورت کو تکلیف نہ پہنچاتے ہوں۔

رہا یہ امر کہ پاخانہ' غسل خانہ' باورچی خانہ بھی علیحدہ ہو اگر شوہر مالدار ہے تو ایسا مکان دے جس میں یہ ضروریات ہوں اور غریبوں میں خالی ایک کمرہ دے دینا کافی ہے اگرچہ غسل خانہ وغیرہ مشترک ہو۔

مسئلہ نمبر 10۔اولاد کا نفقہ باپ پر واجب ہے لڑکی بالغہ ہو یا نابالغہ ہر صورت میں باپ پر واجب ہے کہ بیٹی کو نفقہ دے اس کی شادی کر دی تو شوہر پر واجب ہوگا۔ اور لڑکا جب تک نابالغ ہو باپ پر نفقہ ہے اور جب بالغ ہو جائے تو باپ کا ذمہ نہیں مگر یہ کہ وہ اپاہج ہو یا ایسی وجہ ہے کہ وہ کمانے سے عاجز ہے۔

مسئلہ نمبر 11۔باپ' ماں' دادا' دادی' نانا' نانی اگر تنگ دست ہوں تو ان کا نفقہ واجب ہے جبکہ یہ مالدار ہو۔ اگر یہ بھی محتاج ہے باپ کا نفقہ اس پر واجب نہیں مگر ماں بیوہ ہے تو بیٹا چاہے فقیر ہو ماں کا نفقہ بیٹے پر ہے اور اگر باپ بیٹا محتاج ہیں اور باپ اپاہج ہے کہ کما نہیں سکتا تو باپ نفقہ میں بیٹے کے ساتھ شریک ہے۔

مسئلہ نمبر 12۔باپ وغیرہ کا نفقہ جیسے بیٹے پر واجب ہے اسی طرح بیٹی پر بھی ہے اگر بیٹا بیٹی دونوں ہوں تو دونوں پر برابر برابر واجب ہے

مسئلہ نمبر 13۔جو رشتہ دار محارم ہوں ان کا بھی نفقہ واجب ہے جب کہ محتاج ہوں اور نابالغ یا عورت ہو اور

رشتہ دار بالغ مرد ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ کمانے سے عاجز ہو اور عورت میں بالغہ نابالغہ کی قید نہیں۔

کتاب الیمین

قسم کا بیان

قسم اٹھانا جائز ہے مگر جہاں تک ہو قسم نہ اٹھانا بہتر ہے اور بات بات پر قسم اٹھانی نہیں چاہیے۔ غیر خدا کی قسم مکروہ ہے اور یہ شرعاً قسم بھی نہیں یعنی اس کے توڑنے سے کفارہ لازم نہیں۔

قسم کی اقسام:

اس کی تین قسمیں ہیں

i۔ یمین غموس ii۔ یمین لغو iii۔ یمین منعقدہ

1-یمین غموس:

وہ یمین ہے جو زمانہ ماضی یا حال کے کسی کام پر قصداً جھوٹی قسم اٹھائی۔ مثلاً ایک شخص نے کہا کہ زید آ گیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ نہیں آیا۔ جھوٹی قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ زید آ گیا تو یہ یمین غموس ہے۔

حکم: یمین غموس سے سخت گنہگار رہوا۔ استغفار اور توبہ فرض ہے مگر کفارہ لازم نہیں۔

2-یمین لغو:

وہ یمین ہے جو زمانہ ماضی یا حال کے کسی کام پر بلا قصد جھوٹی قسم اٹھائی۔ مثلاً آدمی نے کہا کہ زید نہیں آیا اور وہ اپنے علم سے سچ بول رہا ہے کہ وہ جانتا ہے زید نہیں آیا۔ قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ زید نہیں آیا اور حقیقت میں وہ آچکا ہے تو ایسی قسم کو لغو کہتے ہیں۔

حکم: یمین لغو سے گناہ بھی نہیں ہوتا۔

3-یمین منعقدہ:

وہ یمین ہے جو زمانہ مستقبل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم اٹھائی۔ مثلاً ایک شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ کی قسم میں یہ کام کروں گا یا نہیں کروں گا تو اس کو یمین منعقدہ کہتے ہیں۔

حکم: یمین منعقدہ توڑنے سے کفارہ لازم ہو جاتا ہے اور بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہوتا

ہے۔

نوٹ:۱ بعض قسمیں ایسی ہیں کہ ان کا پورا کرنا ضروری ہے اور بعض قسمیں ایسی ہیں کہ ان کا توڑنا ضروری ہے کبھی توڑنا مستحب ہوتا ہے اگر مباح چیز کی قسم اٹھائی اس میں قسم کو باقی رکھنا افضل ہے۔

نوٹ:۲ منعقدہ جب توڑے گا کفارہ لازم آئے گا اگرچہ اس کا توڑنا شرع نے ضروری قرار دیا ہو۔

قسم کی شرائط:

اس کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

i۔ مسلمان ہونا ii۔ عاقل ہونا iii۔ بالغ ہونا

iv۔ وہ چیز جس کی قسم اٹھائی عقلاً ممکن ہو اگرچہ محال عادی ہو۔

v۔ قسم اور جس چیز کی قسم اٹھائی دونوں کو ایک ساتھ کہا ہو۔

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر 1۔ اللہ عزوجل کے جتنے نام ہیں ان میں سے جس نام کے ساتھ قسم اٹھائے گا قسم ہو جائے گی۔ مثلاً اللہ کی قسم، رحمن کی قسم، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی جس صفت کی قسم اٹھائی جاتی ہو اس کی قسم اٹھائی تو قسم ہو گئی مثلاً اللہ کی عزت وجلال کی قسم، اس کی عظمت کی قسم، قرآن کی قسم وغیرہ

مندرجہ ذیل الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے

حلف کرتا ہوں، قسم اٹھاتا ہوں، شہادت دیتا ہوں، خدا گواہ ہے، لا الہ الا اللہ یہ کام نہ کروں گا وغیرہ۔

مسئلہ نمبر 2۔ غیر خدا کی قسم، قسم نہیں۔ مثلاً تمہاری قسم، اولاد کی قسم، تمہارے سر کی قسم، ماں باپ کی قسم، کعبہ کی قسم، رسول اللہ ﷺ کی قسم وغیرہ

مسئلہ نمبر 3۔ اگر کسی کام کی چند قسمیں اٹھائیں پھر اس کے خلاف کیا تو جتنی قسمیں ہیں اتنے ہی کفارے لازم ہوں گے۔

مسئلہ نمبر 4۔ دوسرے کی قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی۔ مثلاً تمہیں خدا کی قسم یہ کام کرو، تو یہ قسم نہ ہوئی۔

مسئلہ نمبر 5۔ جب قسم کو پورا نہ کرنا ہو اور توڑنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تو یہ نہ کرے کہ پہلے کفارہ دے دے بلکہ پہلے قسم توڑے اور پھر کفارہ دے۔ اگر قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دیا پھر قسم کو توڑا تو کفارہ دینا واجب ہے وہ پہلا اس کے لئے کفارہ نہیں۔

قسم کا کفارہ:

قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا ہے یا دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا ہے یا ان کو کپڑے پہنانا ہے۔ اگر کوئی شخص ان تینوں کاموں میں سے کسی کام پر قادر نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھے پے در پے

نوٹ: کفارہ ادا کرتے وقت نیت شرط ہے۔

کتاب الآداب

کھانے کا بیان

۱۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا۔

۲۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر نہ پونچھے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر رومال یا تولیہ سے پونچھ لے کہ کھانے کا اثر باقی نہ رہے۔

۳۔ سنت یہ ہے کہ قبلِ طعام اور بعدِ طعام دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے۔

۴۔ کھانا بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے اور ختم کر کے الحمدللہ پڑھے۔

۵۔ اگر بسم اللہ کہنا بھول گیا تو جب یاد آجائے یہ کہے "بسم اللہ فی اولہ وآخرہ"

۶۔ تکیہ لگا کر یا ننگے سر کھانا ادب کے خلاف ہے۔

۷۔ روٹی جب دسترخوان پر آگئی تو کھانا شروع کردے سالن کا انتظار نہ کرے۔ اسی لئے عموماً دسترخوان پر روٹی سب سے آخر میں لاتے ہیں تاکہ روٹی کے بعد انتظار نہ کرنا پڑے۔

8۔ دائیں ہاتھ سے کھانا کھائے۔

9۔ ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر دسترخوان پر گر جائے اسے چھوڑ دینا اسراف ہے بلکہ پہلے اس کو اٹھا کر کھائے۔

۱۰۔ کھانے کے وقت بایاں پاؤں بچھا دے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے۔

۱۱۔ گرم کھانا نہ کھائے اور نہ کھانے پر پھونکے اور نہ اس کو سونگھے۔

۱۲۔ کھاتے وقت باتیں کرتا جائے بالکل چپ رہنا مجوسیوں کا طریقہ ہے مگر بیہودہ باتیں نہ کرے بلکہ اچھی باتیں کرے۔

۱۳۔ کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لے اور برتن کو بھی انگلیوں سے پونچھ کر چاٹ لے۔ برتن اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔

۱۴۔ کھانے کی ابتدا نمک سے کی جائے اور ختم بھی اسی پر کرے۔ اس سے ستر ۷۰ بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

۱۵۔ راستہ اور بازار میں کھانا مکروہ ہے۔

۱۶۔ دستر خوان پر روٹی کے ٹکڑے جمع ہو گئے اگر کھانا ہے تو کھالے ورنہ مرغی، گائے یا بکری وغیرہ کو کھلا دے۔

۱۷۔ کھانے میں عیب نہ بتانا چاہئے نہ یہ کہنا چاہئے کہ برا ہے۔

۱۸۔ کھاتے وقت کوئی آجائے تو اسے کھانے کی دعوت دی جاتی ہے۔ وہ کہتا ہے بسم اللہ یہاں بسم اللہ کہنے کے کوئی معنی نہیں۔ علما نے اس موقع بسم اللہ کہنا سخت ممنوع فرمایا۔ لہٰذا دعائیہ کلمات کہے کہ اللہ برکت دے یا جزاک اللہ کہے۔

۱۹۔ مسلمانوں کے کھانے کا طریقہ یہ ہے کہ فرش وغیرہ پر بیٹھ کر کھاتے ہیں۔ میز کرسی پر کھانا نصارٰی (عیسائیوں) کا طریقہ ہے۔ اس سے اجتناب چاہئے۔

پانی کا بیان

۱۔ پانی بیٹھ کر بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے پیئے اور تین سانس میں پیئے۔ ہر مرتبہ برتن سے منہ کو ہٹا کر سانس لے۔ پہلی اور دوسری مرتبہ ایک ایک گھونٹ پیئے اور تیسری سانس میں جتنا چاہے پی لے۔ پانی کو چوس کر پیئے۔ بڑے بڑے گھونٹ نہ پیئے۔ جب پی چکے تو الحمد للہ کہے۔

۲۔ آج کل ایک تہذیب یہ بھی ہے کہ گلاس میں پینے کے بعد جو پانی بچا اسے پھینک دیتے ہیں

کہ اب وہ جوٹھا ہو گیا ہے دوسرے کو نہیں پلایا جائے گا یہ ہندوؤں سے سیکھا ہے اسلام میں چھوت چھات نہیں ہے۔

لباس کا بیان

۱۔ موٹے کپڑے پہننا اسلامی طریقہ ہے۔ بہت باریک کپڑے نہ پہنے جس سے بدن کی رنگت جھلکے اور نہ چست لباس ہو جس سے بدن کی ہیئت معلوم ہو۔

۲۔ مردوں کو ایسی شلوار پہننا جس کے پائنچے کے اگلے حصے پشت قدم پر رہتے ہوں مکروہ ہے۔ کپڑوں میں اسبال یعنی اتنا نیچا کرتا، جبہ، پاجامہ، تہبند پہننا کہ ٹخنے چھپ جائیں ممنوع ہے۔ مردوں کیلئے ٹخنے ننگے رکھنا ضروری ہے اور خواتین کیلئے ستر ہے۔

۳۔ عورتوں کو بالخصوص چوڑی دار پاجامہ نہیں پہننا چاہئے۔ عورتوں کے پاجامہ ڈھیلے ڈھالے ہوں اور نیچے ہوں کہ قدم چھپ جائیں۔ ان کیلئے جہاں تک پاؤں کا زیادہ حصہ چھپے اچھا ہے۔

۴۔ جب جوتا پہنے پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے۔

زیور کا بیان

۱۔ مرد کو زیور پہننا مطلقا حرام ہے۔ صرف چاندی کی ایک انگوٹھی جائز ہے جو وزن میں ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو اور سونے کی انگوٹھی بھی حرام ہے۔

۲۔ سونے چاندی کے سوا کسی بھی دھات کا زیور مرد و عورت دونوں پر حرام ہے اور مرد پر سونا بھی حرام صرف چاندی جس کا وزن اوپر مذکور ہوا۔

سونے کا بیان

۱۔ مستحب یہ ہے کہ بالطہارت سوئے اور کچھ دیر داہنی کروٹ پہ دائیں ہاتھ کو رخسار کے نیچے

رکھ کر قبلہ رو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر سوئے اور سوتے وقت قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا ہوگا سوائے اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا۔

۲۔ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے یہاں تک کے سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اسی حالت پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اسی حالت پر اٹھے گا۔

۳۔ سوتے وقت کی دعا پڑھے اور صبح سے پہلے ہی اٹھ جائے اور نیند سے اٹھنے کی دعا پڑھے۔

دیکھنے اور چھونے کا بیان

اس کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ مرد کا مرد کو دیکھنا	۲۔ عورت کا عورت کو دیکھنا
۳۔ عورت کا مرد کو دیکھنا	۴۔ مرد کا عورت کو دیکھنا

۱۔ مرد کا مرد کو دیکھنا:

مرد دوسرے مرد کے ہر حصہ بدن کی طرف نظر کر سکتا ہے سوائے ان اعضاء کے جن کا ستر ضروری ہے وہ ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک ہے کہ اس حصہ بدن کا چھپانا فرض ہے۔ مرد کے جس حصہ کی طرف نظر کر سکتا ہے اس کو چھو بھی سکتا ہے۔

۲۔ عورت کا عورت کو دیکھنا:

i۔ عورت دوسری عورت کے ہر حصہ بدن کو دیکھ سکتی ہے سوائے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک۔ ان اعضاء کو نہیں دیکھ سکتی باقی اعضاء کی طرف نظر کر سکتی ہے بشرطیکہ عورت کو دوسری عورت کی طرف دیکھتے ہوئے شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔

ii۔ صالحہ عورت کو چاہئے کہ اپنے بدن کو بدکار عورت کے دیکھنے سے بچائے یعنی اس کے سامنے دوپٹہ وغیرہ نہ اتارے کیونکہ وہ اسے دیکھ کر مردوں کے سامنے اس کی شکل و صورت کا ذکر کرے گی۔

۳۔عورت کا مرد کو دیکھنا:

i۔عورت مرد کے ہر حصہ بدن کی طرف نظر کر سکتی ہے سوائے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک۔اور یہ اس وقت ہے جب عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شہوت پیدا نہیں ہوگی۔اگر اس کو شبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے۔

ii۔عورت اجنبی مرد کے جسم کو ہرگز نہ چھوئے اگرچہ اطمینان ہو کہ شہوت نہیں ہوگی پھر بھی نہ چھوئے۔

۴۔مرد کا عورت کو دیکھنا:

i۔اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے کا حکم یہ ہے کہ اس کا چہرہ اور ہتھیلی کی طرف نظر کرنا جائز ہے کیونکہ اس کی ضرورت پڑتی ہے کہ کبھی اس کے موافق یا مخالف شہادت دینا ہوتی ہے یا فیصلہ دینا ہوتا ہے۔اس کے دیکھنے میں بھی وہی شرط ہے کہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔

ii۔اجنبی عورت کا چہرہ اور ہتھیلی کو دیکھنا اگرچہ جائز ہے مگر چھونا جائز نہیں اگرچہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو، چھونا حرام ہے۔

iii۔خواتین اس بات سے کہ مرد کو عورت کا چہرہ اور ہتھیلی دیکھنا جائز ہے۔غیر مرد کے سامنے نقاب کرنا بند نہ کریں کیونکہ مرد کو شہوت کا اندیشہ نہ ہو تو وہ عورت کے چہرے اور ہتھیلی کی طرف دیکھ تو سکتا ہے مگر عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ غیر محرم کزن وغیرہ اور غیر مرد کے سامنے چہرہ کھولے۔

سلام کا بیان

۱۔ سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا واجب۔سلام میں بہتر یہ ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے۔

۲۔ گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔سوار پیدل کو سلام کرے۔تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ایک شخص پیچھے سے آئے یہ آگے والے کو سلام کرے۔مرد اور عورت کی ملاقات ہو تو مرد عورت کو سلام کرے۔اگر وہ مرد غیر محرم کزن وغیرہ ہو تو مصافحہ ناجائز ہے یعنی ہاتھ ملانا حرام ہے۔

۳۔ جو شخص مسجد میں آیا اور حاضرین مسجد تلاوتِ قرآن پاک و تسبیح و درود میں مشغول ہوں یا انتظارِ نماز میں بیٹھے ہوں تو سلام نہ کرے کہ یہ سلام کا وقت نہیں۔

۴۔ انگلی یا ہتھیلی سے سلام کرنا ممنوع ہے۔ انگلیوں سے سلام کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے اور ہتھیلی سے اشارہ کرنا نصاریٰ کا طریقہ ہے۔

۵۔ سلام کرتے ہوئے جھکنا ٹھیک نہیں۔ اگر حدِ رکوع تک ہو تو حرام ہے اور اس سے کم ہو تو مکروہ ہے۔

۶۔ عورت نے عورت کے منہ یا رخسار کو باوقتِ ملاقات یا بوقتِ رخصت بوسہ دیا یہ مکروہ ہے۔

۷۔ اکرام و تعظیم کیلئے علماء و بزرگ کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے۔

۸۔ قرآن مجید کو بوسہ دینا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فعل سے ثابت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روزانہ صبح بوسہ دیتے تھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بوسہ بھی دیتے اور چہرے سے مَس بھی کرتے۔

۹۔ جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ میرے لئے لوگ کھڑے ہوں اس کی یہ بات ناپسند و مذموم ہے۔

حجامت اور ناخن ترشوانا

۱۔ ہاتھوں کے ناخن تراشنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی سے شروع کرے اور چھنگلی پر ختم کرے۔ پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے اس کے بعد دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشے۔

۲۔ پاؤں کے ناخن تراشنے میں بہتر یہ ہے کہ دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلی پر ختم کرے۔

۳۔ مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے۔

۴۔ عورت کو جائز نہیں کہ مردوں کی طرح بال کٹوائے اور سٹائل بناتے ہوئے کچھ حصہ بالوں کا لمبائی میں ضرور چھوڑے کہ معلوم ہو کہ عورت کے بال ہیں۔ مردوں کی طرح نہ کٹوائے کہ یہ ناجائز و گناہ ہے اور بالکل نہ کٹوانا بہتر ہے کیونکہ بعض کے نزدیک عورت کیلئے بال کٹوانا ناجائز ہے اسلئے کہ نصرانی

عورتوں کا طریقہ ہے۔

۵۔ چار چیزوں کے متعلق حکم یہ ہے کہ دفن کردی جائیں: i۔بال ii۔ناخن iii۔حیض کا لتا iv۔خون۔

زینت کا بیان

۱۔ انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندے تو یہ حرام ہے۔ گودنے والی اور گدوانے والی، ریتی سے دانت ریت کر خوبصورت کرنے والی یا دوسری عورت کے دانت ریتنے والی ، ابرُو کے بالوں کو نوچ کر خوبصورت بنانے والی اور بنوانے والی ان سب پر حدیث میں لعنت آئی ہے۔

۲۔ مکان میں ذی روح کی تصویر لگانا جائز نہیں۔ جس گھر میں تصویر یا کتا ہو فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔

خاتمہ

1۔ قربانی صاحب نصاب پر واجب ہے۔ صاحب نصاب چاہے مرد ہو یا عورت' اس کا نصاب وہی ہے جو صدقہ فطر کے لئے ہے۔

قربانی کے ایام:

10 ذوالحجہ کو عید کی نماز کے بعد سے لے کر 12 ذوالحجہ کو غروب آفتاب تک

لحم قربانی کے تین حصے کرنا افضل ہے

i۔ایک حصہ گھر کے لئے ii۔ دوسرا حصہ دوست احباب' رشتہ دار کے لئے

iii۔تیسرا حصہ فقراء ومساکین کے لئے

مسئلہ:۔ جو صاحب نصاب ایام قربانی میں قربانی نہ کرے حتیٰ کہ ایام قربانی گزر جائیں تو اس پر ایک قربانی والے جانور کی قیمت صدقہ دینا واجب ہے۔

ایام تشریق:

9 ذوالحجہ کی فجر سے لیکر 13 ذوالحجہ کی عصر تک ہیں۔ ان ایام میں ہر فرض نماز کے بعد مرد و عورت دونوں پر ایک مرتبہ اونچی آواز میں تکبیر تشریق کہنا واجب ہے اور تین مرتبہ کہنا مستحب ہے۔

تکبیر تشریق:

اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، اللہ اکبر، وللہ الحمد

2۔ جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا حرام ہے۔ اگر غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا تو وہ جانور حلال بھی حرام ہو جائے گا۔

اگر کوئی شخص غوث پاکؒ کے نام پر بکرا ذبح کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ ایصال ثواب کے لئے غوث پاک کا نام لیتا ہے اور جب بکرا ذبح کرتے ہیں اس وقت کوئی بھی غیر اللہ کا نام نہیں لیتا۔ ہر مسلمان بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ہی جانور ذبح کرتا ہے لہذا اس امر میں شرعاً کوئی خلاف ورزی نہیں پائی جا رہی۔ ایسا کھانا جائز ہے بلکہ جو جانور یا کھانا کسی بزرگ یا ولی کو ایصال ثواب کرنے کے لئے دوسروں کو کھلایا جاتا ہے وہ کھانا ان بزرگوں کی طرف سے تبرک ہوتا ہے۔ اسی لئے امیر و غریب سب کھا سکتے ہیں۔

نوٹ: عام لوگوں کے ایصال ثواب کے لئے جو کھانا کھلانا مقصود ہو تو وہ صرف فقراء مسکینوں کو کھلایا جائے۔

3۔ سود حرام ہے:

ایک شخص کو 10 ہزار روپے بطور قرض دے کر زیادہ وصول کرنا سود کہلاتا ہے۔

خرید و فروخت کرتے وقت دونوں اطراف میں جو مال ہے اگر ان کی جنس ایک ہو اور وہ چیزیں قدری بھی ہوں تو ایسی چیزوں کے لین دین میں کمی و بیشی، منافع سود کہلائے گا جو کہ حرام ہے۔

سود میں دو چیزیں علت بنتی ہیں

i۔ جنس ii۔ قدر (وزنی یا کیلی)

یعنی دونوں کی جنس ایک ہو اور وہ دونوں وزن کے حساب سے فروخت ہوتی ہوں یا ناپ کے حساب سے تو جب دونوں علتیں پائی جا رہی ہوں تو برابر برابر بیع کی جائے۔ زیادتی کی صورت میں سود ہوگا۔ مثلاً سونا، چاندی، کھجور وغیرہ

4۔ بالوں کو سیاہ خضاب لگانا حرام ہے اور جس خضاب کا کھول بنتا ہو اس کو بالوں پر لگانے سے وضو' غسل نہیں ہوگا کیونکہ پانی بال تک نہیں پہنچے گا۔

5۔ خمر حرام ہے تھوڑی ہو یا زیادہ چاہے ایک قطرہ ہو تب بھی پینا حرام ہے اور یہ پیشاب کی طرح نجس یعنی پلید ہے۔ ایک قطرہ بھی کسی پانی والے برتن میں پڑ جائے تو وہ سارا پانی پلید ہو جاتا ہے۔ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

6۔ چوری کرنا حرام ہے اسی طرح ڈکیتی وغیرہ بھی حرام ہے۔

7۔ زنا کرنا حرام ہے اور وہ افعال یعنی وہ کام جو زنا تک پہنچانے والے ہیں وہ بھی حرام ہے۔ مثلاً

غیر محرم عورت کو دیکھنا' اس کو چھونا' اس کا بوسہ لینا' اس سے بات چیت کرنا' اس کے ساتھ آنا جانا' اس کے ساتھ خلوت یعنی تنہائی اختیار کرنا یہ سب کام حرام ہیں۔

i) مرد و عورت کا آپس میں مصافحہ کرنا جائز نہیں۔ اگرچہ وہ آپس میں کزن ہوں

ii) غیر محرم مرد و عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا جائز نہیں مگر بضرورت شرعیہ

iii) عورت پر واجب ہے کہ وہ غیر محرم کے سامنے پردہ کرے۔ سر سے لے کر پاؤں تک اپنے آپ کو ڈھانپے۔ اسی طرح عورت جب کسی ضرورت کے تحت گھر سے باہر جائے تو اپنے آپ کو ایک بڑی چادر میں ڈھانپ کر اور نقاب کر کے جائے۔

iv) بغیر ضرورت شرعیہ عورت کا گھر سے نکلنا جائز نہیں۔ کیا عورت نہیں دیکھتی کہ نماز کے لئے گھر سے نکل کر مسجد میں جانا جائز نہیں۔

v) پاک باز عورتوں پر تہمت لگانا حرام ہے۔

8۔ لواطت حرام ہے۔ اپنی بیوی سے بھی لواطت کرنا جائز نہیں ہے۔ بیوی اپنے شوہر کو ایسا کرنے سے روکے اگرچہ طلاق کی نوبت آجائے عورت اپنے شوہر کو لواطت نہ کرنے دے۔

i) عورت کو اس کا شوہر کسی بھی حرام یا ناجائز کام کرنے کا حکم دے تو اس کو پورا کرنا عورت پر فرض نہیں بلکہ شریعت کی طرف سے عورت کو حکم ہے کہ وہ ایسا نہ کرے چاہے وہ طلاق کی دھمکی دے یا پھر طلاق ہی کیوں نہ دے دے۔ عورت وہ حرام یا ناجائز کام نہ کرے۔

ii) جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرض ہے ان کاموں میں شوہر کی اطاعت ضروری نہیں اگر شوہر گناہ کے کاموں میں حکم دے تو اس کا حکم نہ مانا جائے۔

9۔ قتل نفس، ناحق کسی کو قتل کرنا حرام ہے۔

10۔ داڑھی ایک مشت کی مقدار رکھنا واجب ہے کیونکہ تمام آئمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ داڑھی یک مشت سے کم کرنا جائز نہیں۔

11۔ فحش اشعار پڑھنے یا سننے جائز نہیں اسی طرح جو مروجہ گانے ہیں وہ بھی گانا یا سننا حرام ہیں بلکہ بعض گانے تو کفریہ ہیں۔

i) اسی طرح ناچنا، تالی بجانا، ستار، ہارمونیم وغیرہ بجانا حرام ہے۔

ii) عید یا شادی کے موقع پر بے سری دف بجانے کی اجازت ہے اور وہ بھی چھوٹی بچیوں کو اجازت ہے بالغ عورت کے لائق نہیں۔

12۔ خواتین کے لئے زینت کرنا جائز ہے مگر انہیں زینت کر کے غیر محرم کے سامنے آنا جائز نہیں۔

زینت کرنے میں بعض کام حرام ہیں وہ حرام فعل زینت کے لئے کرنا جائز نہیں مثلاً

ا) آئی بروز بنانا یا بنوانا حرام ہے۔

ب) بال جوڑنا حرام ہے۔

ج) ریتی سے دانت ریت کر خوبصورت کرنا حرام ہے۔

د) سیاہ خضاب حرام ہے سیاہ خضاب کے علاوہ مہندی وغیرہ استعمال کرے۔

ہ) مردوں کی طرح سر کے بال کٹوانا جائز نہیں۔

و) لمبے ناخن رکھنا اچھی فطرت نہیں۔

ز) یاد رہے جب عورت نے زینت کی ہو چاہے دلہن بنی ہو جب اس نے وضو یا غسل کرنا ہو تو ہر وہ چیز جس کے نیچے پانی نہ پہنچتا ہو اس کو اتارنا شرط ہے ورنہ وضو یا غسل نہیں ہوگا۔

13۔ جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی گلوچ، لعن طعن، بہتان یہ سب فسق و فجور ہیں۔

14۔ عقیقہ مستحب ہے۔

جب بچہ یا بچی پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔ بہتر یہ ہے کہ چار مرتبہ اذان اور تین مرتبہ اقامت۔ ساتویں دن اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے اور سر منڈانے کے وقت عقیقہ کیا جائے اور بالوں کا وزن کر کے اتنی چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے۔

لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی جائے۔ عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں۔

15۔ صلہ رحم واجب ہے اور قطع رحم حرام ہے۔

16۔ مرد پر واجب ہے کہ حلال روزی کمائے تا کہ خود بھی حلال کھائے اور اپنے گھر والوں کو بھی حلال کھلائے۔

17۔ روز مرہ زندگی کے مسائل کا علم حاصل کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر چاہے مرد ہو یا عورت

81۔ ماہ صفر کو منحوس جاننا' ذوالقعدہ کو خالی کا مہینہ کہنا' ہر ماہ میں 3، 13، 23، اور 8، 18، 28، کو منحوس جاننا یہ سب لغویات ہیں اور یہ کہنا کہ ماہ صفر میں بلائیں اترتی ہیں یہ غلط ہے۔

حدیث شریف کا مفہوم: لاصفر کہ صفر کوئی چیز نہیں ایسی تمام خرافات کو دور کرتا ہے۔

ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ بہت منایا جاتا ہے سیر و تفریح کی جاتی ہے خوشیاں منائی جاتی ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ حضور ﷺ نے اس روز غسل صحت فرمایا تھا یہ بات بے اصل ہے بلکہ ان دنوں میں حضور اکرم ﷺ کا مرض شدت کے ساتھ تھا۔

19۔ تصویر بنانا یا بنوانا حرام ہے۔

20۔ کلمات کفریہ: یہاں چند دیگر کلمات کفریہ جو لوگوں سے صادر ہوتے ہیں بیان کئے جاتے ہیں تا کہ ان کا بھی علم حاصل ہو اور ایسی باتوں سے توبہ کی جائے اور اسلامی حدود کی محافظت کی جائے۔

مسئلہ نمبر 1۔ جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے معلوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر وہ کافر ہے ہاں اگر اس کا مطلب یہ ہو کہ معلوم

نہیں....... میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں تو کافر نہیں۔ جو شخص ایمان و کفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے یونہی جو شخص ایمان پر راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔

مسئلہ نمبر 2۔ ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا اسلام کا کام اسی طرح کرنا چاہیے یعنی جو گناہ و معصیت کو اسلام کہتا ہے وہ کافر ہے۔ یونہی کسی نے دوسرے سے کہا میں مسلمان ہوں اس نے جواب میں کہا تجھ پر بھی لعنت اور تیرے اسلام پر بھی لعنت ایسا کہنے والا کافر ہے۔

مسئلہ نمبر 3۔ اگر یہ کہا کہ خدا مجھے اس کام کے لئے حکم دیتا جب بھی نہ کرتا تو کافر ہے یونہی ایک نے دوسرے سے کہا میں اور تم خدا کے حکم کے موافق کام کریں دوسرے نے کہا میں خدا کا حکم نہیں مانتا یا کہا یہاں کسی کا حکم نہیں چلتا۔

مسئلہ نمبر 4۔ کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اس کے لئے یہ کہنا کہ اسے اللہ میاں بھول گئے ہیں یا کسی زبان دراز آدمی سے یہ کہنا کہ خدا تمہاری زبان کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتا میں کس طرح کروں یہ کفر ہے۔ یونہی ایک نے دوسرے سے کہا اپنی عورت کو قابو میں نہیں رکھتا اس نے کہا عورتوں پر خدا کو تو قدرت ہے نہیں مجھ کو کہاں سے ہوگی۔

مسئلہ نمبر 5۔ خدا کے لئے مکان ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم' یہ کلمہ کفر ہے۔

مسئلہ نمبر 6۔ کسی نے کہا گناہ نہ کرو ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا کہا خدا کے عذاب کی کچھ پروا نہیں یا ایک نے دوسرے سے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا اس نے غصہ میں کہا نہیں یا کہا خدا کیا کر سکتا ہے اس کے سوا کیا کر سکتا ہے کہ دوزخ میں ڈال دے یا کہا خدا سے ڈر اس نے کہا خدا کہاں ہے یہ سب کفر کے کلمات ہیں۔

مسئلہ نمبر 7۔ کسی نے کہا انشاء اللہ تم اس کام کو کرو گے اس نے کہا میں بغیر انشاء اللہ کروں گا یا ایک نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا خدا نے یہی مقدر کیا تھا ظالم نے کہا میں بغیر اللہ کے مقدر کئے کرتا ہوں یہ کفر ہے۔

مسئلہ نمبر 8۔ کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا اے خدا فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے آخر یہ کیا انصاف ہے ایسا کہنا کفر ہے۔

مسئلہ نمبر 9۔ حدیث میں ایسے ہی کے لئے فرمایا "کاد الفقر ان یکون کفرا" محتاجی کفر کے قریب ہے کہ جب محتاجی کے سبب ایسے نا ملائم کلمات صادر ہوں جو کفر ہیں تو گویا خود محتاجی قریب بہ کفر ہے۔

مسئلہ نمبر 10۔ اللہ عزوجل کے نام کی تصغیر کرنا کفر ہے جیسے کسی کا نام عبداللہ یا عبدالخالق یا عبدالرحمن ہوا سے پکارنے میں آخر میں الف وغیرہ ایسے حروف ملا دیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر 11۔ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اس کا لڑکا باپ کو تلاش کر رہا تھا اور روتا تھا کسی نے کہا چپ رہ تیرا باپ اللہ اللہ کر رہا ہے یہ کہنا کفر نہیں کیونکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ کی یاد کرتا ہے۔ اور بعض جاہل کہتے ہیں کہ لا الہ پڑھتا ہے یہ بہت قبیح ہے کہ یہ نفی محض ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی خدا نہیں اور یہ معنی کفر ہیں۔

مسئلہ نمبر 12۔ انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنا ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو فواحش و بے حیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے مثلاً معاذ اللہ یوسف علیہ السلام کو زنا کی طرف نسبت کرنا۔

مسئلہ نمبر 13۔ جو شخص حضور اقدس ﷺ کو انبیاء میں آخری نہ جانے یا حضور ﷺ کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ کے موئے مبارک کو تحقیر سے یاد کرے، آپ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے، حضور ﷺ کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ سب کفر ہے بلکہ اگر کسی کے اس کہنے پر کہ حضور ﷺ کو کدو پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض علماء کے نزدیک کفر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اس حیثیت سے اسے ناپسند ہے کہ حضور کو پسند تھا تو کافر ہے یونہی کسی نے کہا کہ حضور اقدس ﷺ کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت ہائے مبارک چاٹ لیا کرتے تھے اس پر کسی نے کہا یہ ادب کے خلاف ہے یا کسی سنت کی تحقیر کرے مثلاً داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا ان کی اہانت کفر ہے جب سنت کی توہین مقصود ہو۔

مسئلہ نمبر 14۔اب جو اپنے کو کہے میں پیغمبر ہوں اوراس کا مطلب یہ بتائے کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں وہ کافر ہے یعنی یہ تاویل مسموع نہیں کہ عرف میں یہ لفظ رسول و نبی کے معنی میں ہے۔

مسئلہ نمبر 15۔حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کی شان پاک میں سب وشتم کرنا' تبرا کہنا یا حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان پاک میں قذف جیسی ناپاک تہمت لگانا یقیناً قطعاً کفر ہے۔

مسئلہ نمبر 16۔دشمن ومبغوض کو دیکھ کر یہ کہنا ملک الموت آ گئے یا کہا اسے ویسا ہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو اس میں اگر ملک الموت کو برا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بناء پر ہے تو کفر نہیں۔یونہی جبرائیل یا میکائیل یا کسی فرشتہ کو جو عیب لگائے یا توہین کرے کافر ہے۔

مسئلہ نمبر 17۔قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ کرنا کفر ہے۔

مسئلہ نمبر 18۔مزامیر کے ساتھ قرآن پڑھنا کفر ہے گراموفون میں قرآن سننا منع ہے اگرچہ یہ باجا نہیں بلکہ ریکارڈ میں جس قسم کی آواز بھری ہوتی ہے وہی اس سے نکلتی ہے اگر باجے کی آواز بھری جائے تو باجے کی آواز سننے میں آئے گی اور نہیں تو نہیں مگر گراموفون عموماً لہو ولعب کی مجالس میں بجایا جاتا ہے اور ایسی جگہ قرآن مجید پڑھنا سخت منع ہے۔

مسئلہ نمبر 19۔کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا نماز پڑھتا تو ہوں مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں یا کہا تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا یا کہا نماز پڑھ کے کیا کروں کس کے لئے پڑھوں ماں باپ تو مر گئے یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے۔غرض اس قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو یہ سب کفر ہے۔

مسئلہ نمبر 20۔کوئی شخص صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے بعد میں نہیں پڑھتا اور کہتا یہ ہے کہ یہی بات بہت ہے یا جتنی پڑھ لی یہی زیادہ ہے کیونکہ رمضان میں ایک نماز ستر نماز کے برابر ہے ایسا کہنا کفر ہے اس لئے کہ اس سے نماز کی فرضیت کا انکار معلوم ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر 21۔اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کیا شور مچا رکھا ہے اگر یہ قول بروجہ انکار ہے تو کفر ہے۔

مسئلہ نمبر 22۔روزہ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا یہ ہے کہ روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یا کہتا ہے جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں یا اسی قسم کی اور باتیں جن سے روزہ کی ہتک وتحقیر

ہو کہنا کفر ہے۔

مسئلہ نمبر 23۔ علم دین اور علماء کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم دین ہے کفر ہے یونہی عالم دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزا دریافت کریں پھر اسے تکیہ وغیرہ ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔

مسئلہ نمبر 24۔ کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملہ میں یہ حکم ہے اس نے کہا ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو رسم کی پابندی کریں گے ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے۔

مسئلہ نمبر 25۔ شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت یا چوری کرتے وقت بسم اللہ کہنا کفر ہے۔ دو شخص جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ دوسرے نے کہا لاحول کا کیا کام ہے یا لاحول کو میں کیا کروں یا لاحول روٹی کی جگہ کام نہ دے گا یونہی سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کے متعلق اسی قسم کے الفاظ کہنا کفر ہے۔

مسئلہ نمبر 26۔ بیماری میں گھبرا کر کہنے لگا تجھے اختیار ہے چاہے کافر مار یا مسلمان مار یہ کفر ہے۔ یونہی مصائب میں مبتلا ہو کر کہنے لگا تو نے میرا مال لیا اور اولاد لے لی اور یہ لیا وہ لیا اب کیا کرے گا اور کیا باقی ہے جو تو نے نہ کیا اس طرح بکنا کفر ہے۔

مسئلہ نمبر 27۔ مسلمان کو کلمات کفر کی تعلیم و تلقین کرنا کفر ہے اگرچہ کھیل اور مذاق میں ایسے کرے۔ یونہی کسی کی عورت کو کفر کی تعلیم کی اور یہ کہا تو کافر ہو جا تاکہ شوہر سے پیچھا چھوٹے کفر کرے یا نہ کرے یہ کہنے والا کافر ہو گیا۔

مسئلہ نمبر 28۔ ہولی اور دیوالی پوجنا کفر ہے کہ یہ عبادت غیر اللہ ہے کفار کے میلوں، تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے۔ یونہی ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے یونہی کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جبکہ مقصود اس کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔

مسئلہ نمبر 29۔ مسلمانوں پر اپنے دین و مذہب کا تحفظ لازم ہے دینی حمیت اور دینی غیرت سے کام لینا چاہیے۔ کافروں کے کفری کاموں سے الگ رہیں مگر افسوس کہ مشرکین تو مسلمانوں سے اجتناب کریں اور مسلمان ہیں کہ ان سے اختلاط رکھتے ہیں اس میں سراسر مسلمانوں کا

نقصان ہے اسلام خدا کی بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور جس بات میں ایمان کا نقص ہے
اس سے دور بھا گو ورنہ شیطان گمراہ کر دے گا اور یہ دولت تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے گی۔
اے اللہ تو ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھ اور اپنی ناراضی کاموں سے بچا اور جس بات میں تو
راضی ہے اس کی توفیق دے تو ہر دشواری کو دور کرنے والا ہے اور ہر سختی کو آسان کرنے
والا۔ آمین

اللھم صل علی سیدنا محمد ن النبی الامیی و علی الہ و صحبہ و سلم
تسلیما کثیرا ، ابدا ابدا